عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY

KHATM-E-NUBUWWAT

KARACHI PAKISTAN

کیا اسلام اور قرآن میں فرق ہے؟

جناب جاوید چودھری کی خدمت میں

اسلام سے متصادم قابلِ نفرت نظریات وعقائد

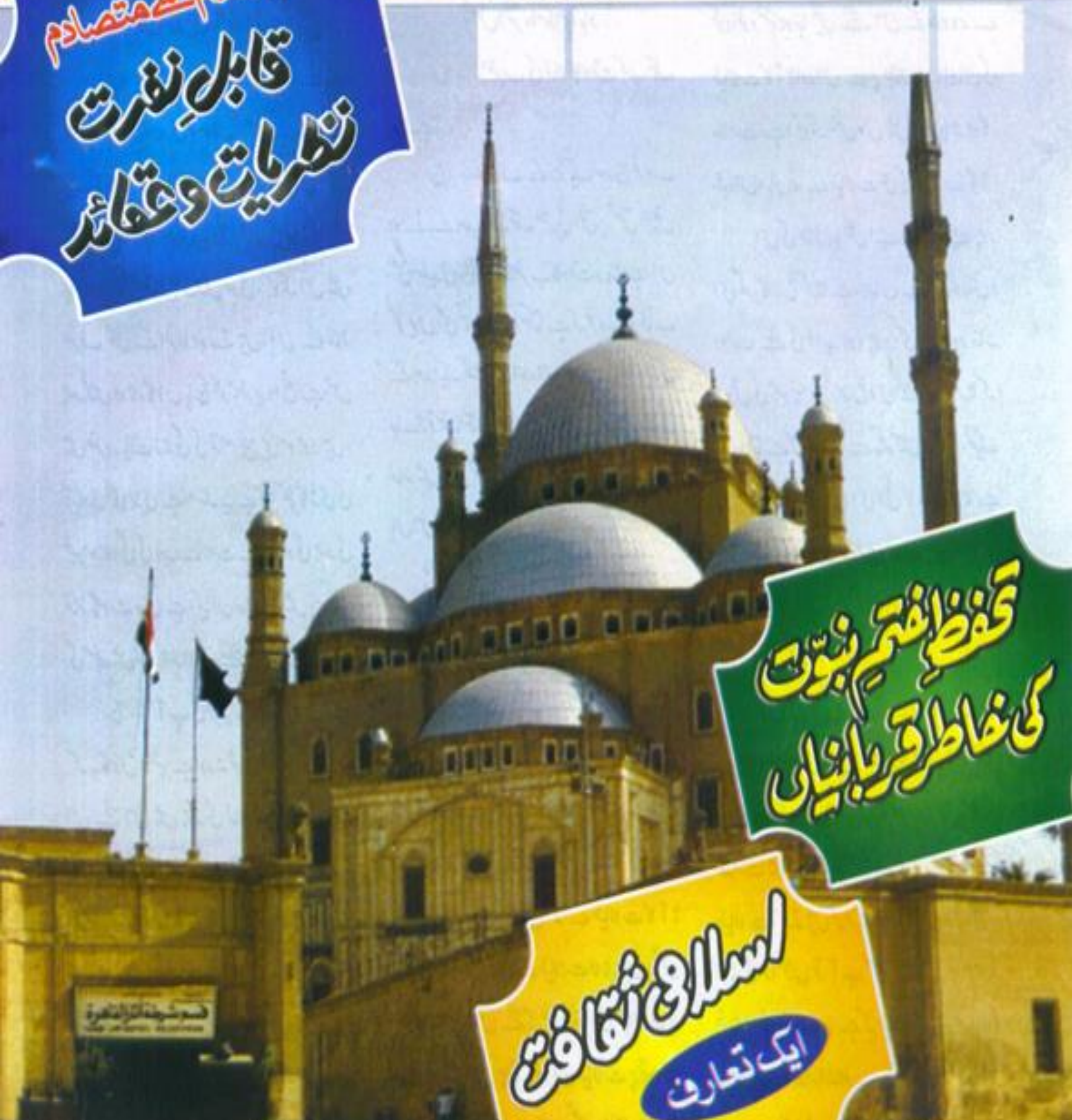

تحفظِ ختمِ نبوّت کی خاطر قربانیاں

اسلامی ثقافت

ایک تعارف

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

گاؤں میں جمعہ

عثمان صدیقی، اسلام آباد

س:...... میں ایک سرکاری ادارے میں کام کرتا ہوں، میری پوسٹنگ تحصیل گجرخان کے ایک گاؤں کے پاس ہوئی ہے، کمپنی میں ایک چھوٹی مسجد ہے جہاں پانچ وقت کی نماز ادا کی جاتی ہے لیکن نماز جمعہ نہیں ہوتی، کیونکہ اس میں صرف کمپنی کے افراد ہوتے ہیں، اس لئے نماز جمعہ نہیں ہوتا، گاؤں پانچ کلومیٹر پر واقع ہے جس میں ضروریات زندگی کی تمام چیزیں موجود ہیں، آبادی بھی بڑی ہے، مسئلہ یہ ہے کہ اکثر گاڑی کی غیر موجودگی کی وجہ سے بہت سے افراد کی جمعہ کی نماز چھوٹ جاتی ہے، کیا ان حالات میں ہم کمپنی کی مسجد میں نماز جمعہ ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

ج:...... آپ کی تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ گاؤں نہ شہر ہے اور نہ شہر کی فنا میں آتا ہے، اس لئے اس میں جمعہ کی نماز نہیں ہو سکتی، جن لوگوں کو گاڑی مل جائے وہ شہر جاکر جمعہ ادا کر لیا کریں اور جو لوگ نہیں جا سکتے وہ اپنی کمپنی کی مسجد میں باجماعت ظہر کی نماز ادا کیا کریں، ظہر کی نماز ادا کرنے والے جمعہ چھوڑنے کے گناہ کے مرتکب نہیں ہوں گے کیونکہ ان پر جمعہ فرض ہی نہیں ہے۔

نماز مغرب کا وقت

فیصل اختر، اسلام آباد

س:...... مغرب کی نماز کا وقت کب تک ہوتا ہے؟

ج:...... احناف کے نزدیک سورج غروب ہونے کے بعد جب تک مغربی افق پر شفق ابیض یعنی سفیدی رہتی ہے مغرب کا وقت رہتا ہے، اس کو یوں بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے کہ غروب آفتاب کے بعد ایک گھنٹہ کے اندر اندر مغرب کی نماز پڑھی جائے تو قضا نہیں کہلائے گی، مگر بلاوجہ مغرب کی نماز میں تاخیر کرنا مکروہ ہے، کیونکہ بعض ائمہ کے ہاں اس کا وقت بہت ہی قلیل ہوتا ہے۔

بُرے خیالات اور ان کا علاج

ندا شاہ، کراچی

س:...... چند دنوں سے میرے ذہن میں مذہب کے متعلق بُرے خیالات آ رہے ہیں؟ جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں، میرے اس مسئلے کا کیا حل ہے؟

ج:...... میری بیٹی! بُرے خیالات کا آنا بُرا نہیں ہے، البتہ بُرے خیالات لانا یا ان پر عمل کرنا بُرا ہے، اس لئے کہ غیر اختیاری خیالات پر انسان کا بس نہیں چلتا۔ نیز ان خیالات پر توجہ ہی نہ دیں، اپنے کام سے کام رکھیں انشاء اللہ یہ خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ بُرے خیالات کا آنا اور اس سے پریشان ہونا ایمان کی علامت ہے، کیونکہ جس دل میں ایمان نہ ہوگا، شیطان وہاں بُرے خیالات ہی کیوں لائے گا؟

اس کی مثال بالکل ایسے ہی ہے جیسے چور اسی گھر کا رخ کرتا ہے، جہاں سے اس کو مال و دولت ملنے کی امید ہو، چور کبھی فقیر اور خانہ بدوش کی جھونپڑی کا رخ اس لئے نہیں کرتا کہ وہ جانتا ہے کہ یہاں سے کچھ نہیں ملے گا، ٹھیک اسی طرح شیطان بھی اسی دل کا رخ کرتا ہے جس میں ایمان کی دولت موجود ہو اور جس خانۂ دل میں ایمان و عمل نام کو بھی نہ ہو وہاں کیوں جائے گا؟

پھر جس طرح آپ بُرے خیالات سے پریشان ہیں اسی طرح حضرات صحابہ کرامؓ بھی پریشان ہو کر جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایسے خیالات آتے ہیں کہ مرنا گوارا مگر ان کو زبان پر لانا گوارا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی تو ایمان ہے کہ خیال آئیں مگر ان کو زبان پر لانا گوارا نہ ہو۔

☆☆......☆☆

ہفت روزہ
ختمِ نبوّۃ
مؤسس

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۰ — ۲۱ تا ۲۸ ر رجب المرجب ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ ر جون ۲۰۱۱ء — شمارہ: ۲۴

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
منظور احمد میو ایڈووکیٹ
... علی حبیب ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
انور رانا

تزئین و آرائش
ارشد خرم، محمد فیصل، عرفان خان

اس شمارے میں!

کیا اسلام اور قرآن میں فرق ہے؟	۵	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
اسلام سے متصادم قابلِ نفرت نظریات وعقائد	۹	مولانا عبداللہ خالد قاسمی
اسلامی ثقافت.... ایک تعارف	۱۱	مولانا حذیفہ وستانوی
تحفظِ ختم نبوت کی خاطر قربانیاں	۱۴	" " " "
سفرِ معراج کے اسرار و رموز	۱۷	مولانا شعیب فردوس
حضرت عیسیٰؑ کی دعوت اصلاح اور	۱۹	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ
خبروں پر ایک نظر!	۲۲	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۷۸۳۴۸۶-۰۶۱، ۴۵۸۳۴۸۶-۰۶۱
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

جہنم کے اَحوال

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

دوزخ میں دوزخیوں کی جسامت

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: کافر کی ڈاڑھ قیامت کے دن اُحد پہاڑ جیسی ہوگی، اور اس کی ران بیضا پہاڑ کے برابر ہوگی، اور اس کے بیٹھنے کی جگہ (اتنی وسیع ہوگی کہ) تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی جتنی کہ مدینہ طیبہ سے ربذہ کی مسافت ہے۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۸۱)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کافر اپنی زبان کو گھسیٹتا ہوا چلے گا جو تین تین اور چھ چھ کوس تک پھیلی ہوئی ہوگی، لوگ اس کو پاؤں تلے روندتے ہوں گے۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۸۱،۸۲)

یہ غالباً میدانِ حشر میں ہوگا کہ کفار دُنیا میں حق تعالیٰ شانہٗ کی آیات اور انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں زبان درازی کرتے تھے، اس لئے ان کو یہ سزا ملی کہ کتے کی طرح ان کی زبان باہر نکل آئی اور زبان درازی کے بقدر تین تین اور چھ چھ کوس تک پھیل گئی۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: کافر کی کھال کی جسامت بیالیس گز ہوگی، اور اس کی ڈاڑھ اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی، اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنا فاصلہ کہ مکہ و مدینہ کے درمیان ہے۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۸۲)

دوزخ کی زنجیروں کی لمبائی

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: اگر اس کھوپڑی کی مثل سیسے کا گولہ آسمان سے زمین پر پھینکا جائے تو رات سے پہلے زمین پر آرہے گا، حالانکہ یہ پانچ سو سال کی مسافت ہے، اور اگر یہی سیسے کا گولہ زنجیر کے سرے سے پھینکا جائے اور چالیس سال تک دن رات چلتا رہے تب بھی اس کی انتہا کو (یا فرمایا کہ اس کی تہ تک) نہیں پہنچے گا۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۸۲،۸۳)

قرآن کریم میں دوزخ کی ان زنجیروں کا ذکر ہے جن میں جہنمیوں کو جکڑا جائے گا:

''ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَۃٍ ذَرْعُھَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُکُوْہُ۔'' (الحاقۃ:۳۲)

ترجمہ:...''پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر گز ہے اس کو جکڑ دو۔'' (ترجمہ مولانا تھانویؒ)

قرآن کریم میں اس زنجیر کی پیمائش ستر گز ذکر فرمائی گئی، اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ خود اس گز کی لمبائی کتنی ہوگی؟ آخرت کے اُمور کا قیاس اور اندازہ دُنیا کے کسی پیمانے سے نہیں کیا جاسکتا۔ الغرض! اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جو چیز پانچ سو سال کی مسافت صرف ایک دن میں رات سے پہلے طے کرسکتی ہے، وہی چیز دوزخی زنجیر کی مسافت کو چالیس برس میں بھی طے نہیں کرسکتی، اسی سے اس کے طول کا کچھ اندازہ ہوسکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیسے کے گولے کا ذکر بطورِ خاص اس لئے فرمایا کہ سیسہ نہایت وزنی دھات ہے، اور چیز جتنی زیادہ وزنی ہو اسی قدر سرعت سے نیچے کو گرتی ہے، خصوصاً جبکہ گولے کی شکل میں ہو تو اس کی رفتار اور بھی تیز ہوجاتی ہے، واللہ اعلم!

دُنیا کی آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تمہاری یہ آگ جس کو تم روشن کرتے ہو، جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! واللہ! جلانے کو تو یہی آگ کافی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دوزخ کی آگ اس دُنیا کی آگ سے اُنسٹھ گنا بڑھائی گئی ہے کہ ان سترگنوں میں سے ہر حصہ اس کی تپش کے برابر ہے۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۸۳)

مطلب یہ کہ جلانے کو دُنیا کی آگ بھی کافی تھی، مگر دُنیا کی آگ کا دوزخ کی آگ سے کوئی مقابلہ ہی نہیں، گویا دُنیا کی آگ دوزخ کی آگ سے اُنسٹھ درجے ٹھنڈی ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر دوزخیوں کے سامنے دُنیا کی یہ آگ ظاہر ہوجائے تو راحت حاصل کرنے کے لئے دوڑ کر اس میں گھس جائیں، اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْھَا!

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے، اس کے ستر حصوں میں سے ہر حصے کی تپش اس آگ کی تپش کے برابر ہے۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۸۳)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک دہکایا گیا، یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک دہکایا گیا، یہاں تک کہ سفید ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک دہکایا گیا، یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی، پس اب وہ کالی سیاہ تاریک ہے۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۸۳)

دوزخ کا سیاہ اور تاریک ہونا زیادہ وحشت و عذاب کا موجب ہے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت اور دوزخ پیدا ہوچکی ہیں، قیامت کے دن پیدا نہیں کی جائیں گی، اہلِ حق کا یہی عقیدہ ہے۔ ☆☆☆

اداریہ

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

کیا اسلام اور قرآن میں فرق ہے؟

جناب جاوید چوہدری صاحب کی خدمت میں!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

اللہ تعالیٰ نے قلم وقرطاس، زبان وبیان اور تحریر وتقریر کو غور وخوض اور فکر ونظر کے اظہار کا ذریعہ اور وسیلہ بنایا ہے، جہاں انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ان نعمتوں اور صلاحیتوں کو دین وشریعت، تہذیب واخلاق، عقائد واعمال، سیرت وکردار، اسلام اور مسلمانوں کی صحیح ترجمانی اور انسانیت کی دعوت راہنمائی کا فریضہ ادا کرکے اپنے لئے نجات وآخرت کا سامان اور اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کا حصول ممکن بناسکتا ہے، وہاں ان کو جہالت جدیدہ کی ترویج واشاعت، دین بیزار لوگوں کی ترجمانی، عبادات اور دینی اعمال بجالانے والوں کا تمسخر، ان کی توہین وتنقیص اور قرآن وسنت کے معنی ومفہوم میں تغیر وتبدل اور تحریف وتشکیک پیدا کرکے دنیا میں ذلت ورسوائی اور آخرت میں اپنی عاقبت خراب اور برباد کرسکتا ہے۔

یہ فتنوں کا زمانہ ہے اور جس شخص کے ذہن اور دل ودماغ میں جو بات آتی ہے، وہ اسے حرف آخر سمجھ کر بلاتحقیق وتفتیش بیان کرنا شروع کردیتا ہے، خصوصا میڈیا سے وابستہ افراد کچھ زیادہ ہی اس بارہ میں بے باک نظر آتے ہیں۔

ایسا ہی کچھ روزنامہ ایکسپریس ۱۸؍جمادی الاخریٰ ۱۴۳۲ھ، مطابق ۲۲؍مئی ۲۰۱۱ء کی اشاعت میں ایک کالم بنام ''اسلام اور قرآن'' چھپا ہے، جسے جناب جاوید چوہدری صاحب نے تحریر کیا ہے۔

جناب جاوید چوہدری صاحب قلم وقرطاس کی ''نعمت'' اور میڈیا سے وابستگی کی ''سعادت'' سے بہرہ مند ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو لکھنے کا خوب ملکہ اور ڈھنگ ودیعت فرمایا ہے، وہ طویل عرصہ سے لکھنے لکھانے سے وابستہ ہیں۔ سیاسی، سماجی، معاشرتی، دینی، مذہبی اور معلوماتی ہمہ قسم کے موضوعات پر انہوں نے سینکڑوں اور ہزاروں کالم لکھے ہیں جو قارئین میں پسند کی سند لئے ہوئے ہیں، لیکن درج ذیل کالم کا ہر وہ قاری جو دین کی بنیادی باتوں کا علم رکھتا ہے اور دینی فہم وادراک سے روشناس اور بہرہ ور ہے، وہ یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ یہ کالم واقعی جناب جاوید چوہدری صاحب نے ازخود سپرد قلم کیا ہے؟ یا ان کے نام پر غلطی سے چھپ گیا ہے؟ اگر غلطی سے چھپا ہے تو اس کا تدارک اور تلافی ہونی چاہئے اور اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً ایسا نہیں ہے تو یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ انہوں نے دیدہ ودانستہ قارئین کو مغالطہ میں ڈالنے اور دھوکا دینے کی کوشش کیوں کی ہے؟

محسوس یوں ہوتا ہے کہ شاید جناب جاوید چوہدری صاحب نے ''چلو اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی'' کے مصداق ماحول، ارباب اقتدار کے مزاج اور بین الاقوامی پالیسیوں کو مدنظر رکھ کر یہ کالم تحریر کیا ہے، اگر ایسا ہی ہے تو اس پر صرف اتنا کہا جاسکتا ہے کہ یہ کالم کہیں اس شعر کا مصداق نہ بن جائے کہ: ''نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم، نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے''

جناب جاوید چوہدری صاحب لکھتے ہیں:

''یہ سوال بھی دلچسپ تھا، پوچھنے والے نے پوچھا: ''میں کوئی نماز قضا نہیں کرتا، میں ہمیشہ وضو میں رہتا ہوں، میں گیارہ سال کی عمر سے روزے رکھ رہا ہوں، میں دن میں دس گھنٹے تسبیح کرتا ہوں، میں تین عمرے اور دو حج بھی کرچکا ہوں، میں ہر سال زکوٰۃ بھی دیتا ہوں اور میں راتوں کو گڑگڑا کر دعائیں بھی کرتا ہوں، لیکن اس کے باوجود میرا کاروبار نہیں چل رہا، میں اور میرا خاندان ترقی نہیں کررہا، میں پریشان ہوں، میری دعاؤں میں اثر کیوں نہیں؟ میرے حالات تبدیل کیوں نہیں ہورہے؟'' یہ سوال انوکھا نہیں تھا، ہم میں سے اکثر مسلمان یہ سوچ کر حیران ہوتے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کے بہترین دین کو ماننے والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین نبی کے امتی ہیں

اور ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ریاضت میں بھی مصروف رہتے ہیں، لیکن اس کے باوجود دنیا میں ذلیل وخوار ہو رہے ہیں، ہم دنیا کے بہترین وسائل کے بھی مالک ہیں، لیکن اس کے باوجود دنیا کے پسماندہ ترین لوگ ہیں اور ہم سجدوں، تسبیحوں، ذکر، عمرہ، حجوں، خیرات اور روزوں کے باوجود بھی دنیا میں مار کھا رہے ہیں، کیوں؟ یہ سوالات آج دنیا کے ہر مسلمان کے سامنے کھڑے ہیں اور ہم ان کا جواب تلاش کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے شکوے شروع کر دیتے ہیں، ہم یہ شکوے کرتے ہوئے بھول جاتے ہیں کہ ہم جب تک اسلام اور قرآن مجید کا فرق نہیں سمجھیں گے، ہم اس وقت تک ترقی کا راز نہیں پا سکیں گے، ہم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکیں گے، لیکن آپ قرآن مجید اور اسلام کے فرق کی طرف جانے سے پہلے اسلامی دنیا کی ایک اور تبدیلی بھی نوٹ کیجئے۔ آپ آج کے زمانے کا دس بیس سال پرانے زمانے سے تقابل کر کے دیکھئے، آپ کو ماضی کے مقابلے میں آج مسجدیں زیادہ ملیں گی، آپ کو نمازیوں کی تعداد میں بھی روز بروز اضافہ دکھائی دے گا، آپ جمعے کی نماز کے لئے کسی مسجد میں چلے جائیں، آپ کو گلی تک صفیں ملیں گی، آپ رمضان میں روزہ داروں کا تجزیہ کریں، آپ کو رمضان اور اہتمام رمضان میں بھی اضافہ ملے گا، آپ مذہبی جماعتوں کی وسعت اور طاقت کا بھی اندازہ لگائیے، آپ کو مذہبی جماعتوں اور ان کے زائرین کی تعداد میں بھی اضافہ دکھائی دے گا، آپ کو ملک کے اکثر لوگوں کے ہاتھوں میں تسبیح بھی دکھائی دے گی، آپ کو داڑھی رکھنے، شلوار قمیض پہننے اور شعائر اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کے رجحان میں بھی اضافہ نظر آئے گا، آپ کو ہر سال عمرہ اور حج کرنے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ملے گا، آپ کو دنیا بھر میں نومسلم بھی ملیں گے اور آپ زکوٰۃ دینے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ پائیں گے، لیکن یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے عبادات کے رجحان میں اس اضافے کے باوجود عالم اسلام پوری دنیا میں مار کیوں کھا رہا ہے؟ دنیا کے ۵۸ اسلامی ممالک میں سے ۵۵ کا شمار تیسری دنیا اور پسماندہ ترین خطوں میں کیوں ہوتا ہے؟ یہ سوال بڑا اہم ہے اور اس سوال میں ہماری پسماندگی اور ترقی یافتہ اقوام کا عروج چھپا ہے، ہم لوگ بنیادی طور پر اسلام کے ذریعے ترقی کرنا چاہتے ہیں، جب کہ ترقی قرآن مجید کے بغیر ممکن نہیں ہوتی۔ یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے، کیا اسلام اور قرآن مجید میں فرق ہے؟ جی ہاں! ان دونوں میں بہت فرق ہے اور ہم نے آج تک اس فرق کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ قرآن مجید دنیا کے تمام انسانوں کے لئے ہے، اسے ہندو بھی خرید سکتے ہیں اور اسے سکھ، عیسائی، یہودی، پارسی اور بودھ حتیٰ کہ لادین بھی پڑھ سکتے ہیں۔ یہ کتاب پوری انسانیت کے لئے ہے، لہٰذا اس کا عربی میں پڑھنا بھی ضروری نہیں، دنیا کا کوئی بھی شخص اس کا کسی بھی زبان میں ترجمہ کر سکتا ہے، لوگ یہ ترجمہ پڑھ سکتے ہیں، ہم اگر قرآن مجید کسی دوسرے مذہب کے شخص کے ہاتھ میں دیکھیں تو ہمیں بُرا نہیں لگتا، اس کی وجہ نفسیاتی اعتراف ہے، ہم جانتے ہیں قرآن مجید سب کا ہے، جب کہ قرآن مجید کے مقابلے میں اسلام صرف مسلمانوں کے لئے ہے۔ اسلام پانچ ارکان کا نام ہے، توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج، یہ پانچوں رکن صرف اور صرف مسلمانوں تک محدود ہیں۔ ہم کسی غیر مسلم کو کلمہ پڑھتا دیکھیں تو ہمیں بُرا لگے گا، ہم کسی سکھ، ہندو اور پارسی کو اپنی مسجد میں نہیں گھسنے دیں گے، ہم کسی غیر مسلم کو روزے رکھتے دیکھ کر بھی اچھا محسوس نہیں کریں گے، ہم غربت کی انتہا پر پہنچ کر بھی کسی غیر مسلم سے زکوٰۃ نہیں لیں گے اور رہ گیا حج تو کوئی غیر مسلم حرمین شریفین کی حدود تک میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ہم لوگ ان ارکان کی ادائیگی کے لئے بھی ایک خاص ضابطے اور عربی زبان کے پابند ہیں۔ آپ کلمہ ہر صورت میں عربی زبان میں پڑھیں گے، آپ اس کی جگہ اس کا ترجمہ پڑھ کر مسلمان نہیں ہو سکتے، اسی طرح آپ نماز اور حج بھی عربی زبان ہی میں ادا کریں گے اور آپ روزے اور زکوٰۃ کے لئے بھی ایک خاص ضابطے کے پابند ہیں، کیوں؟ اس لئے کہ اسلام کے پانچوں ارکان مسلمان کے لئے وقف ہیں، ہم کسی غیر مسلم کو اس وقت تک یہ پانچ رکن ادا نہیں کرنے دیں گے، جب تک وہ اسلام قبول نہیں کر لیتا۔ ہمارے ذہن میں اب یہ سوال اٹھتا ہے کہ قرآن مجید کیا ہے؟ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان پر اتاری ہوئی ایک ایسی فائنل اتھارٹی ہے، جس نے انسان کے کروڑوں سال کے سماجی تجربے کو دستاویزی شکل دے دی، یہ سماجی تجربہ کیا ہے؟ ہمارا سماجی تجربہ ہمارے معاشرتی تجربے سے ملتی جلتی چیز ہے، انسان نے جس طرح کروڑوں سال کے تجربے سے سیکھا آگ جلا دیتی ہے، برف سن کر دیتی ہے، دھوپ سے بچ کر رہنا چاہئے، بلندی سے چھلانگ نہیں لگانی چاہئے اور طاقتور جانوروں سے بچ کر رہنا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔ بالکل اسی طرح انسان نے کروڑوں برسوں میں ۲۰ سماجی اصول بھی سیکھے ہیں، یہ اصول انصاف، مساوات، قانون، امن، سچائی، دیانت داری، علم، تحقیق، رحم دلی، دوسروں کے حقوق کا احترام، خواتین، بچوں، بزرگوں اور بیماروں کے ساتھ مہربانی، تجارت اور صنعت، جانوروں کے ساتھ حسن سلوک، مضبوط دفاع، وعدے کی پابندی، سادگی، ویلفیئر، شائستگی، دوسروں کے عقائد کا احترام اور برداشت ہے۔ یہ وہ بیس اصول ہیں، جن کے بغیر دنیا کا کوئی معاشرہ معاشرہ بن سکتا ہے اور نہ ہی یہ ترقی کر سکتا ہے اور قرآن مجید ان ۲۰ اصولوں کا گواہ ہے، قرآن مجید نے دنیا کے ہر انسان، دنیا کے ہر معاشرے کو یہ سمجھانے کا بیڑا اٹھا لیا کہ تم اگر دنیا میں امن، سکون، خوشی اور آرام سے زندگی گزارنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں یہ بیس کام کرنا پڑیں گے، بصورت دیگر تم دنیا میں ذلیل ہو جاؤ گے، یہ بیس اصول دنیا کے ہر انسان کے لئے ہیں، یہ انسان گورا ہو، کالا ہو، سرخ ہو یا پیلا ہو اور یہ مسلمان ہو یا غیر مسلم ہو، ہمارا المیہ اب یہ ہے کہ ہم ان ۲۰ اصولوں پر عمل نہیں کر رہے جو انسان نے کروڑوں

سال میں سیکھے ہیں اور قرآن مجید ان کا گواہ بن گیا، اور ان کی جگہ توحید، نماز، روزے، زکوٰۃ اور حج سے اللہ تعالیٰ اور قدرت کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، لہٰذا ہم دنیاوی اور اخروی دونوں زندگیوں کی ترقی سے محروم چلے آ رہے ہیں، جب کہ ہمارے مقابلے میں اہل مغرب اور ترقی یافتہ ممالک ان ۲۰ اصولوں پر عمل کر رہے ہیں اور ان پر ترقی کے دروازے کھل رہے ہیں، یہ قرآن مجید کا فیصلہ ہے، دنیا میں بے انصاف، بے قانون، بے امن چھوٹے بڑے اور امیر غریب کی تقسیم کے شکار، کم تولنے، کم ماپنے اور عورتوں، بچوں، بوڑھوں، مسکینوں اور جانوروں پر ظلم کرنے والا معاشرہ ترقی یافتہ نہیں ہو سکتا، خواہ لوگ دن میں تیس تیس نمازیں پڑھ لیں، پورا سال روزے رکھ لیں، ہر سال حج کر لیں، اپنی ساری جمع پونجی زکوٰۃ میں دے دیں اور ہر سیکنڈ اللہ اور اس کے رسول کا نام لیتے رہیں، ہم مسلمان ہوں یا نہ ہوں، ہمیں معاشرتی اور ذاتی ترقی کے لئے بہر حال ان ۲۰ اصولوں پر عمل کرنا پڑے گا، جو انسان نے کروڑوں سال میں وضع کئے اور قرآن مجید نے انہیں تحریری شکل دے کر ہمارے سامنے رکھ دیا، قرآن مجید بنیادی طور پر ایک آئیڈیل معاشرے کی ٹیکسٹ بک ہے اور ہم جب تک اس ٹیکسٹ بک کی طرف نہیں آئیں گے، ہم ترقی نہیں پا سکیں گے۔ ہمارے سامنے اب یہ سوال سر اٹھاتا ہے، دنیا کے وہ لوگ جو قرآن مجید سے ترقی کا سبق سیکھ لیتے ہیں یا اس پر عمل کرتے ہیں، لیکن اسلام کے پانچ ارکان پر عمل نہیں کرتے تو ان کی آخری زندگی کیسے گزرے گی؟ ان لوگوں کی ترقی دنیا کی حد تک محدود رہتی ہے، جب کہ ان کے مقابلے میں شعائر اسلام اور قرآن مجید کے ۲۰ اصولوں پر عمل کرنے والے مسلمان دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ہمیں اسلام کے ساتھ ساتھ قرآن مجید پر بھی عمل کرنا ہوگا، ہمیں مسلمان کے ساتھ ساتھ ایسا انسان بھی بننا ہوگا جو انسانیت کو دنیا اور دنیا کو انسانیت سمجھتا ہو، ورنہ دوسری صورت میں قدرت کو ہماری داڑھیوں، تسبیحوں، نمازوں، روزوں، زکوٰۃ اور حجوں پر رحم نہیں آئے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کم تولنے والے کی نماز اور دعا دونوں سے لاتعلق ہو جاتا ہے اور میرا وہ دوست اور پورا عالم اسلام اس وقت اسی کشمکش سے گزر رہا ہے۔'' (روزنامہ ایکسپریس،۲۲ رمئی ۲۰۱۱ء)

جناب جاوید چوہدری صاحب کے اس کالم کا مفہوم اور خلاصہ جو میں سمجھا ہوں وہ یہ کہ:

۱:۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، اور حج کی کوئی اہمیت اور حیثیت نہیں۔ ۲:۔ مسلمانوں کی پستی اور پسماندگی کا سبب اسلام اور قرآن کا فرق نہ سمجھنا ہے۔

۳:۔ اسلام اور قرآن مجید میں فرق ہے۔ ۴:۔ مسلمان صرف اسلام پر عمل کرتے ہیں اور مغربی اقوام قرآن کریم پر۔

۵:۔ اسلام پانچ ارکان کا نام ہے: توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ، اور حج۔ ۶:۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان پر اتاری ہوئی ایک ایسی فائنل اتھارٹی ہے، جس نے انسان کے کروڑوں سال کے تجربے کو دستاویزی شکل دے دی۔

اس کے علاوہ انہوں نے ضمناً اور بھی بہت کچھ لکھا ہے، لیکن اختصاراً انہیں باتوں کا ترتیب وار تجزیہ پیش کیا جاتا ہے۔

۱:۔ جناب چوہدری صاحب! معلوم نہیں کہ آپ نے کالم نگاری کے لئے یہ سوال فرضی بنایا ہے یا واقعی کسی نے یہ سوال کیا ہے؟ قرائن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال آپ کی ذہنی اختراع ہے۔ لیکن نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج جیسے فرائض کی ادائیگی اس انداز اور ان الفاظ میں پیش کرنا گویا قارئین کو یہ تاثر دینا ہے کہ ان فرائض کے اہتمام اور بجا آوری کی کوئی اہمیت اور وقعت نہیں، جیسا کہ آگے چل کر آپ نے بڑے تحقیرانہ انداز میں لکھا ہے کہ: ''خواہ لوگ دن میں تیس تیس نمازیں پڑھ لیں، پورا سال روزے رکھ لیں، ہر سال حج کر لیں، اپنی جمع پونجی زکوٰۃ میں دے دیں اور ہر سیکنڈ اللہ و رسول کا نام لیتے رہیں..... ترقی نہیں پا سکیں گے۔''

جناب! نماز فرض ہے اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار دیا ہے، ایک جگہ ارشاد ہے:

''واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین'' (روم:۳۱)

ترجمہ:... ''اور نماز کی پابندی کرو اور شرک کرنے والوں میں سے مت رہو۔''

سورۂ مریم میں اللہ تعالیٰ نے کئی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تذکرہ اور ان کی تعریف و توصیف کے بعد فرمایا:

''فخلف من بعد ہم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشہوات فسوف یلقون غیا۔'' (مریم:۵۹)

ترجمہ:... ''پھر ان کے بعد (بعضے) ایسے ناخلف پیدا ہوئے، جنہوں نے نماز کو برباد کیا اور (نفسانی ناجائز) خواہشوں کی پیروی کی، سو یہ لوگ عنقریب (آخرت میں) خرابی دیکھیں گے۔''

اسلامی دنیا کی اس تبدیلی اور ایمان و اسلام کے اعمال و عبادات میں اضافے سے ایک مسلمان تو خوش ہوتا ہے اور اسے خوش ہونا بھی چاہئے، اس لئے کہ ایسے لوگ اپنے مقصد تخلیق پر عمل کر رہے ہیں، جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

’’وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔‘‘ (الذاریات:۵۶)

ترجمہ:...... ’’اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں۔‘‘

لیکن نامعلوم جناب جاوید چوہدری صاحب اس اسلامی دنیا کی تبدیلی سے کیوں ناخوش نظر آرہے ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

’’العہدالذی بیننا وبینہم الصلوٰۃ فمن ترکھا فقد کفر....رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ۔‘‘ (مشکوٰۃ:۵۸)

ترجمہ:...... ’’وہ عہد جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے، وہ نماز ہے، پس جس نے نماز چھوڑی تو اس نے کفر کیا۔‘‘

۲:... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

’’اوصانی خلیلی ان لاتشرک باللّٰہ شیئاً وان قطعت وحرقت ولا تترک صلوٰۃ مکتوبۃ متعمداً فمن ترکھا متعمداً فقد برأت منہ الذمۃ...رواہ ابن ماجۃ۔‘‘ (مشکوٰۃ:۵۹)

ترجمہ:...... ’’میرے دوست (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے وصیت کی (یعنی تاکید کی) کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اگرچہ تم کاٹ دیے جاؤ یا جلا دیے جاؤ اور جان بوجھ کر فرض نماز نہ چھوڑو، جس نے فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑا تو اس کی ذمہ داری ختم ہوگئی۔‘‘

۳:... حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں گورنروں کو خط لکھا اور فرمایا:

’’ان اہم امورکم عندی الصلوٰۃ من حفظھا وحافظ علیھا حفظ دینہ ومن ضیعھا فھو لما سواھا اضیع...رواہ مالک۔‘‘ (مشکوٰۃ:۶۰)

ترجمہ:...... ’’میرے نزدیک تمہارا سب سے اہم کام نماز ہے، جس نے اس کی حفاظت اور پابندی کی تو اس نے اپنے دین کو محفوظ کیا اور جس نے اسے ضائع کیا تو وہ اس کے علاوہ (باقی فرائض) کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔‘‘

۴:۔ حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’کان اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یرون شیئا من الاعمال ترکہ کفر الا الصلوٰۃ۔‘‘ (مشکوٰۃ:۵۹)

ترجمہ:...... ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے، سوائے نماز کے۔‘‘

اسی طرح روزہ کی فرضیت، روزہ کا وقت، روزہ کی قضا اور اس کا مقصد ایک ایک چیز کو قرآن کریم نے بڑے پیارے انداز میں بیان فرمایا ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہے:

۱:... ’’یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون، ایاماً معدودات، فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اُخر... وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون۔‘‘ (البقرہ:۱۸۳،۱۸۴)

ترجمہ:... ’’اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا، جس طرح تم سے پہلے (امتوں کے) لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، اس توقع پر کہ تم (روزہ کی بدولت رفتہ رفتہ) متقی بن جاؤ، تھوڑے دنوں روزے رکھ لیا کرو، پھر (اس میں بھی اتنی آسانی کہ) جو شخص تم میں بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا شمار رکھنا ہے..... اور تمہارا روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے، اگر تم خبر رکھتے ہو۔‘‘

۲:... ’’ثم اتموا الصیام الی اللیل۔‘‘ (البقرہ:۱۸۷) ترجمہ:...... ’’رات تک روزہ کو پورا کیا کرو۔‘‘

نماز اور روزہ کی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہے، قرآن کریم میں بارہا نماز کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کا بھی حکم دیا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

۱:... ’’واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین۔‘‘ (البقرہ:۴۳)

ترجمہ: ’’اور قائم کرو تم لوگ نماز کو اور دو زکوٰۃ کو اور عاجزی کرو عاجزی کرنے والوں کے ساتھ۔‘‘

(باقی صفحہ 20 پر)

اسلام سے متصادم قابل نفرت نظریات وعقائد

مولانا عبداللہ خالد قاسمی

تاریخ شاہد ہے کہ جس ماحول اور معاشرہ میں اسلام کی تعلیمات اور خدائی اصولوں کی مکمل پاسداری کی گئی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعین کردہ خطوط و حدود کے اندر ہی رہ کر زندگی گزارنے کی کوشش کی گئی، وہ ماحول اور معاشرہ امن وسکون کا گہوارا بنا رہا، اس معاشرہ کے ہر ہر فرد کو اطمینان قلب اور ذہنی سکون میسر رہا ہے، معاشرتی بگاڑ اور ماحولیاتی پراگندگی میں سب سے اہم چیز جو موثر ہوتی ہے، وہ جرائم کی بڑھتی ہوئی شرح ہوتی ہے، جس معاشرہ میں مجرم کھلے بندوں پھریں گے انہیں کوئی ٹوکنے والا نہ ہوگا، اس کی سرزنش کرنے والا کوئی نہ ہوگا، اس ماحول اور معاشرہ کا امن وسکون یقیناً غارت ہوگا۔ اسلام کی تمام حدود وتعزیرات (جرائم کی روک تھام کے لئے عملی اقدامات) کا اگر مطالعہ کیا جائے تو ہر ایک سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان سزاؤں کا مقصد صرف سزا یافتہ مجرم کی ہی اصلاح نہیں ہے بلکہ اس کے جلو میں اسلام کی یہ روح بھی کارفرما ہے کہ وہ معاشرہ کے لئے ایک عبرت کا نشان بن جائے تاکہ دوسرے افراد اس جیسے جرم کا ارتکاب نہ کرسکیں اور پھر اس طرح معاشرہ سے جرائم کا انسداد ہوسکے۔ یہ اسلامی اصول، فطرت کے عین مطابق اور انسانی ذہن ودماغ کو اپیل کرنے والے ہیں، اسی لئے اگر ان کی بہتر انداز سے تشریح وتوضیح کی جائے تو انسانی طبیعتیں خود بخود اس کی طرف جھکتی ہیں۔ اسلام کی تمام تعلیمات کا یہی انداز ہے کہ انسانی ضرورتوں اور انسانی نفسیات کی رعایت اس میں بھری ہوئی ہیں اور یہ بات اپنے غیر سب پر واضح ہے اور اسلام کی بڑھتی ترقی کا راز بھی یہی ہے، لیکن اسلام دشمن طاقتیں اسلامی اصولوں کو اور اس کی تعلیمات کو انسانیت کش اور ماحول ومعاشرہ کی ترقی میں رکاوٹ کا نام دیتی ہیں اور اسی انداز سے اس کی تشریح کرکے عوام کے ذہنوں کو گندہ پراگندہ کرکے اسلام سے برگشتہ کررہی ہیں۔ نگاہ اٹھا کر دیکھا جائے تو آج پوری دنیا میں یہی نظر آئے گا کہ مسلمانوں کی عملی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر غیر اسلامی عناصر اسلام کی شبیہ کو ہر ممکن اور طریقے سے بگاڑنے میں کوشاں ہیں اور یہ سلسلہ عرصہ دراز سے ہی نہیں بلکہ اسلامی تاریخ کے پہلے دور سے اس کی کڑیاں آپس میں ملی ہوئی ہیں، البتہ حالات وزمانہ کے اعتبار سے اس میں کمی وزیادتی ہوتی رہی ہے۔

۱۸۳۱ء میں پاپائے روم نے عالم اسلام پر فکری وعلمی یلغار کے لئے عیسائی دنیا کو آمادہ کیا اور تمام تعلیمی اداروں کو احکامات جاری کردیئے کہ تعلیم کو مسیحی تبلیغ کا وسیلہ بنایا جائے، اسی طرح مسلمانوں کو نصرانی بنانے اور اپنے مذہب سے متنفر کرنے کا ایک نیا دور شروع ہوا اور بڑی تیزی سے اس کو عملی جامہ پہنانے کی تگ ودو میں پوری عیسائی مشنری سرگرم ہوگئی، ذہنوں کی تبدیلی اور اپنے عقائد ونظریات کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی اس گھناؤنی سازش میں عیسائیت کے ساتھ ساتھ یہودیت بھی برابر کی شریک رہی تاکہ اسلام کی بالادستی اور اس کے نظام امن وامان کو پارہ پارہ کیا جاسکے اور دنیا میں غیر اسلامی اقتدار کو بالادستی حاصل ہوجائے۔ چنانچہ مغرب نے اپنی زبان وثقافت کی نشرواشاعت کے لئے اسکیمیں تیار کیں اور تعلیم کے شعبہ میں رہنمائی کے نام سے اپنے اصولوں کے مطابق اسکول اور مدارس قائم کئے اور ابتدائی تعلیم کے مرحلہ ہی ذہن سازی کا کام شروع کیا تاکہ بچے ابتداً سے اپنی قوم اور تہذیب سے برگشتہ ہوکر عیسائیت ویہودیت اور ان کے پیش کردہ نظریات کو بہتر سمجھنے لگیں، مسلم طلبہ اپنی تاریخ اور اسلامی تشخص کے اہم اجزائے ترکیبی سے غیر مانوس ہوجائیں، اغیار کا پیش کردہ یہ نظریہ چونکہ مال ودولت اور دنیا کی عارضی چمک دمک کے سہارے سامنے لایا گیا تھا، اس لئے مال ودولت کی حریص دنیا میں اس کو خوب پھولنے پھلنے کا موقع ملا اور نتیجہ یہ نکلا کہ مدارس دینیہ، مکاتب اسلامیہ ہدف ملامت بن کر رہ گئے۔ چنانچہ مارچ ۲۰۰۴ء میں امریکی وزارت کے ایک وزیر نے عراق کے دورہ کے موقع پر یہ بات کہی کہ:

’’امریکا کو عراق سے نہیں بلکہ ان اسلامی مدارس سے خطرہ ہے، جہاں مسلمان بچے زیر تعلیم ہیں۔‘‘

دینی مدارس اور اسلامی جامعات اس وقت مغربی طاقتوں کے نشانہ پر اس لئے ہیں کہ یہاں سے امن وسلامتی کا پیغام نشر کیا جاتا ہے، سماج اور معاشرہ کے سدھار کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے، مدارس میں

بتایا جاتا ہے کہ حقیقی مسلمان وہی ہے جس کی ایذارسانیوں سے دوسرے حضرات محفوظ و مامون ہوں، یہاں پڑوسیوں کے حقوق کی نگہداشت کی ہدایات دی جاتی ہیں، پوری انسانیت کو ایک کنبہ بتلایا جاتا ہے، سب کے حقوق کی ادائیگی کی تعلیم دی جاتی ہے، نسلی تفاخر اور خاندانی برتری کا بت یہاں مسمار کیا جاتا ہے، ملک وملت کے صلاح وفلاح کی ترکیبیں بتلائی جاتی ہیں، اس کے برخلاف مدارس کو مطعون اور تنقید کا نشانہ بنانے والے حضرات کے تعلیمی ادارے ان سب خصوصیات سے محروم ہیں۔ مدارس کی انہیں خصوصیات کی بنا پر مغربی معاشرہ اپنے خود ساختہ اصولوں سے پریشان ہو کر اسلام کے دامن رحمت میں جگہ تلاش کرتا ہے اور بامراد ہوتا ہے۔ اپنے کو خدا سمجھنے والے ارباب حکومت یہ سمجھتے ہیں کہ مدارس کی مردم سازی کا کام اگر اسی انداز سے جاری رہا، اسلامی اصول وقوانین جو اصلاح معاشرہ کی ضمانت ہیں اگر ان کی تعلیم جاری رہی تو پھر ہمارا نظریہ، ہماری تہذیب، ہماری حکومت اور ہمارا اقتدار ختم ہو جائے گا اور اسلام کو بالادستی حاصل ہو جائے گی۔ (اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا)۔

اسلام محض رسومات بندگی کا ایک طریقہ کار نہیں ہے بلکہ ایک ایسا نظام زندگی ہے جو انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں فطری رہنمائی کرتا ہے، البتہ مذہب اسلام اپنے تمام احکامات میں اپنے ماننے والوں سے مکمل خودسپردگی اور کامل اتباع چاہتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"یا ایھا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان۔"

ترجمہ: "اے اہل ایمان! اسلام میں مکمل طور پر داخل ہو جاؤ تاکہ احکامات اسلامی کا پورا پورا اتباع کرو اور اغیار کے بتائے ہوئے اور بنائے ہوئے طریقوں کی پیروی نہ کرو۔"

اور یہ صرف تعلیم محض نہیں ہے بلکہ محسن انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کر کے پوری دنیا کے لئے اسوہ اور نمونہ چھوڑا ہے۔

آج کے جدید دور میں اسلام سے متصادم جتنے بھی نظریات اور افکار وجود میں آتے ہیں سب کو اسی پیمانے اور معیار سے جانچنے کی ضرورت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں یا آپ کے برگزیدہ اصحاب کی سیرت سے اس کا کوئی میل ہے یا نہیں، اگر نہیں ہے تو پھر وہ تمام نظریات وعقائد اپنی تمام تر خوش نمائی اور بہتری کے باوجود اہل اسلام کے لئے بے کار، فرسودہ اور قابل نفریں ہیں۔

حالات وواقعات اور آئے دن کے حوادثات چیخ چیخ کر اعلان کر رہے ہیں کہ اس وقت پوری دنیا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک محاذ بنائے ہوئے ہے، یہود ونصاریٰ خصوصیت کے ساتھ اسلام دشمنی میں انتہائی آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ عالمی صورت حال سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام اور اس کے متبعین سے امریکا، یورپ اور تمام مغربی غیر اسلامی دنیا تخت خائف ہے اور ہر ممکن تدبیر یہ کی جارہی ہے کہ اسلام ایک فرسودہ اور حالات و زمانہ کا ساتھ دینے والا مذہب باور کرادیا جائے۔ ایسے وقت میں مسلمانان عالم کی یہ شرعی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے دینی اعمال و عقائد میں اور رسوخ پیدا کریں، اسلامی تعلیمات کو اور عام کریں اور اپنے اخلاق و کردار سے دنیا کو باور کرائیں کہ اسلام ہی دین فطرت ہے، اسی کی تعلیمات اور احکامات، حالات وزمانہ کے عین مطابق ہیں، عوامی جگہوں پر اسلامی شعار اور عبادات کو بلاخوف ادا کریں اور اسلام سے عملی وابستگی کا پورا پورا اظہار کریں اور دنیا کو یہ تاثر دیں کہ اسلام ہی امن عالم کا سب سے بڑا علمبردار ہے تاکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف آوازیں اٹھانے والے غیر اسلامی عناصر اپنے ناپاک عزائم اور مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

خوب جان لیجئے! اسلامی ممالک کی اقتصادیات پر مکمل قبضہ کے بعد مسلمانوں کی سب سے عظیم دولت ایمان اور اسلام پر نقب زنی کی تیاریاں یہودیوں کی جانب سے ہو رہی ہیں اور اس کے لئے اسلامی درس گاہوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے "تعلیم سب کے لئے" کا خوبصورت عنوان دے کر اپنے نظریات اور اپنی فکروں کو اسلامی درس گاہوں کے نصاب میں شامل کیا جارہا ہے، اسلامی تشخصات اور امتیازات کا جنازہ نکالا جارہا ہے۔ قرآنی آیات میں ترمیم کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ ایسے حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ یہودی سازشوں کو سمجھا جائے اور اس سے امت مسلمہ کو آگاہ کیا جائے، ساتھ ہی ساتھ امت کے ہم سب لوگ اس بات کی کوشش کریں کہ کسی بھی حال میں اپنا اسلامی تشخص اور اپنا دینی امتیاز ختم نہ ہونے پائے، اور مسلم حکمرانوں کے لئے خاص طور سے دعا کریں کہ ان کی دینی غیرت اور ایمانی حمیت بیدار ہو، دین ومذہب اور ملت کے مفادات ہی کو اپنا مفاد سمجھیں، غیروں کے افکار ونظریات چاہے جتنے بھی خوبصورت عنوان اور حسین انداز سے سامنے آئیں یہ حوصلہ پیدا کریں کہ ہم دینی ضرورتوں اور اسلامی مصلحتوں کو ہی ہر حال میں مقدم کریں گے۔ "تعلیم سب کے لئے" اس خوبصورت فتنہ کا ہر ممکن تدبیر سے بائیکاٹ کریں، تعلیمی مراحل میں سرکاری اور عیسائی ویہودی مشنریوں کا کسی قسم کا مالی تعاون ہرگز نہ لیں، بلکہ حالات وزمانے کے اعتبار سے خود کفیل بنیں، غیروں کے عطا کردہ لقمہ تر سے اپنے دسترخوان کی سوکھی روٹی کو ہی مناسب سمجھیں۔ ☆☆☆

اسلامی ثقافت... ایک تعارف

مولانا حذیفہ غلام محمد وستانوی

تہذیب و ثقافت کا لفظ آج زباں زدعام و خاص ہے مگر اس کے بارے میں بنیادی معلومات سے بھی لوگ غافل ہیں لہٰذا آج ہم اپنی اس تحریر میں اسی سے آشنا کرنے کی کوشش کریں گے۔ انشاءاللہ!

ثقافت کی لغوی تحقیق:

لفظ ثقف عربی زبان میں متعدد المعنی لفظ ہے، امور معنویہ اور حسیہ دونوں کے لیے مستعمل ہے مثلاً ثقف سے، حذاقت، فطانت، ذکاوت، تہذیب، تادیب، سرعۃ فہم بھی مراد لیے جاتے ہیں۔ اور حسی معنی میں ٹیڑھے کو سیدھا کرنا، کسی چیز کا ادراک، غالب آنا، قوت حاصل کرنا، اصلاح کرنا بھی مراد ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے بھی فاما تثقفنھم فی الحرب میں پانے کے معنی اور واقتلوھم حیث ثقفتموھم میں بھی ادراک کے معنی میں استعمال کیا ہے۔

ثقافت کی اصطلاحی تعریف:

اصطلاح شریعت میں ثقافت کہتے ہیں تمام علوم وفنون میں مہارت حاصل کرنا، تاکہ قوت فطانت میں اضافہ ہو اور تمام کلیات کے بارے میں بحث کرکے اسے زندگی میں نافذ کرے۔

ثقافت کی ایک اور تعریف:

اہل مغرب ثقافت کی تعریف کرتے ہیں ادب کا ذوق پیدا کرنے والی شئ ثقافت ہے۔

شرعی تعریف کے اعتبار سے ثقافت شامل ہے عقیدے، عبادت، اسلامی دعوت، اخلاق، سیاست، اقتصاد وغیرہ تمام شعبوں کو۔

ثقافت کے اہداف:

(۱) ثقافت اسلامی کا سب سے اہم ہدف اسلامی تعلیمات سے متعلق پختہ معلومات فراہم کرنا جس سے واضح ہو کہ اسلام انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے، چاہے کسی بھی زمانہ میں کیوں نہ ہو۔

(۲) ایسے عمدہ پیرائے میں اسلامی تعلیمات اس کی تاریخ وغیرہ کو بیان کرنا کہ وہ تمام دیگر مذاہب اور نظریات پر فائق معلوم ہو اور ہے بھی الحمد للہ اور مسلمان صرف اور صرف اسلام کی طرف اپنی نسبت اپنے لیے باعث فخر گردانے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کا ہو کر رہ جائے۔

(۳) شرعی اصطلاحات ومفاہیم کو کتاب وسنت اور سلف صالحین کے قول وعمل سے ثابت کرے اور اس غلط تعبیر وتشریح کو نکال دے۔

(۴) تمام عصری قضایا ونظریات کے بارے میں اسلام کا صحیح موقف بیان کرے اور غلط نظریات کی بھرپور تردید کرے۔

(۵) اسلام، قرآن وحدیث، فقہ عربی زبان پر کیے گئے اعتراضات کا شافی ووافی جواب دے۔

اسلامی ثقافت کے مضامین:

(۱) کائنات انسان اور حیات کے بارے میں اسلام کا موقف۔

(۲) اسلامی عقائد۔

(۳) اسلام مخالف نظریات کا مطالعہ اور رد۔

(۴) جدید وقدیم سائنسی نظریات۔

کائنات انسان اور حیات کے بارے میں اسلام نے انسان کی مکمل رہنمائی کی ہے، اسلام نے جہاں بے شمار انسانی مسائل پر بحث کی وہیں فکری مسائل سے بھی سیر حاصل بحث کی ہے فکری مباحث میں فلاسفہ اور سائنس دانوں نے سب سے زیادہ زور کائنات انسان اور حیات کے وجود میں آنے کے سلسلہ پر دیا ہے۔ البتہ وہ کسی حتمی نتیجہ تک اب تک نہیں پہنچ سکے اور محض انکل اور تجربہ کے سہارے پہنچنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

اسلام چوں کہ خالق ارض وسماء کی طرف سے نازل کردہ ایک نظام حیات ہے، لہٰذا وحی کے ذریعہ اللہ نے کائنات انسان اور حیات کے بارے میں اپنا قطعی فیصلہ سنادیا ہے کہ ساری کائنات کو وجود بخشنے والا اللہ ہی ہے اللہ خالق کل شیء۔

عصر حاضر میں اسلامی ثقافت کو درپیش چیلنج:

اسلام کی بیخ کنی کے لیے شیطان پہلے ہی سے کوشاں ہے مگر شیطان کے ساتھ ساتھ انسانوں کی بھی ایک نہیں کئی جماعتیں اور تحریکات اپنا پورا زور صرف کر رہی ہیں اس دور میں اس نے کچھ زیادہ ہی زور لگایا ہے۔ استشراق کے نام پر اسلامی تعلیمات پر زبردستی اعتراضات عالم اسلام میں عیسائیت کے فروغ کے لئے نت نئے طریقے، مسلمانوں کو دینی اقتصادی اور سیاسی اعتبار سے کمزور کرنے کے لیے صیہونیت کی سازش، سیکولرزم کے نام پر دین سے بیزاری ماسونیت کا

تعلیم اور نصاب تعلیم میں مادی نظریات کو اہمیت دینا اور آزادی مساوات کے نام پر عورتوں اور مردوں کو دین سے دور کرنا، بچپن ہی سے مادیت سیکس اور کھیل کی تربیت ڈروانیزم، فرائیڈزم وغیرہ کی تعلیم اس کے باطل قرار دیے جانے کے باوجود نصاب میں شامل کرنا۔

اسلامی ثقافت کی خصوصیات:

(۱) ربانیت المصدر: یعنی اسلامی تمام احکامات اور عقائد کا مدار قرآن وسنت پر ہے اور وہ بھی صحیح سندوں سے ثابت بلکہ قرآن وحدیث کا بڑا حصہ تو تواتر سے ثابت ہے۔ جس کی صحت میں ادنیٰ شک کی بھی گنجائش نہیں۔

(۲) کاملیت: یعنی اسلام مکمل دستور حیات ہے، زندگی کے ہر ہر مسئلے میں مکمل رہنمائی کرتا ہے۔

(۳) توازن: یعنی اسلامی تعلیمات میں توازن ہے ہر چیز کے احکام بالکل ایسے ہیں جو اس کے لیے موزوں ہو۔

(۴) فطرت سلیمہ کے مطابق: یعنی تمام تعلیمات اسلامیہ عین فطرت سلیمہ کے موافق ہے۔

(۵) عالمگیریت: یعنی ہر زمانہ میں اور ہر جگہ پر اس کو نافذ ہونے کی پوری پوری صلاحیت ہے۔

وجود کی اسلامی تقسیم: وجود کہا جاتا ہے کائنات میں موجود اشیاء کو چاہے وہ نظر آئے یا نہ آئے

(۱) عالم الغیب (۲) الشہادۃ (۳) نبوت (۴) آخرت۔

عالم الغیب کی تعریف:

عالم الغیب کہا جاتا ہے ان چیزوں کو جن کی معرفت انسانی حواس سے ماوراء ہو اور بغیر اللہ رب العزت کے بتائے اس کا علم محال ہو اور جس کی خبر اللہ رب العزت نے انسانوں کو انبیاء کے ذریعہ دی ہے اس طور پر کہ ان کو وحی کے ذریعہ مطلع کیا ہو جیسے ملائکہ، جنات، جنت، جہنم، پل صراط، عرش، کرسی، لوح محفوظ، قبر کی زندگی۔

عالم شہادت کی تعریف:

عالم شہادت یعنی وہ اشیاء جس کا ادراک انسان اپنے حواس کے ذریعے کرسکے۔

نبوت کی تعریف:

اللہ رب العزت کا انسان کو عالم الغیب کی اطلاع کے لیے اختیار کردہ طریقہ جس سے شہادت کا عالم غیب سے ربط ہوتا ہے جس کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل تک اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں سے کسی نیک فطرت انسان کو منتخب کرتے تھے اور اس پر وحی نازل فرماتے تھے۔

اب خاتم الانبیاء کے بعد قیامت تک کے لیے یہ سلسلہ بند ہو چکا ہے۔

انبیائے کرام علیہم السلام نے کیا کارنامے انجام دیئے:

(۱) انسانوں کو غیر اللہ کی عبادت سے آزاد کرکے ایک خالق ومالک سے جوڑا۔

(۲) لوگوں کو صراط مستقیم کی راہ پر ڈالا اور صحیح معنی میں انسان بن کر زندگی گزارنے کا سلیقہ بتلایا۔

(۳) آخرت میں دنیوی زندگی کے حساب کی یاددہانی کروائی تاکہ صحیح ڈھنگ سے زندگی گزارے۔

نبوت محمدی کے امتیازات:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم کردیا گیا، لہٰذا اس میں دو خصوصیتیں ایسی ہیں جو دوسرے کسی نبی کی نبوت میں نہیں۔

(۱) اس کی تعلیمات عالمگیری تعلیمات۔

(۲) وہ قیامت تک باقی رہے گی اور اس نے دیگر تمام شرائع سابقہ کو منسوخ کردیا۔

آخرت کی تعریف:

آخرت کہا جاتا ہے اس زندگی کو جو موت کے بعد انسان کو پیش آئے گی جیسے منکر نکیر کے سوالات، عذاب قبر، قیامت، میزان یعنی وزن اعمال، بعث یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونا، حشر یعنی تمام انسانوں کا ایک جگہ جمع ہونا، عرض وحساب یعنی اللہ کے سامنے پیش اور دنیوی زندگی کا حساب، صراط۔ آخرت پر ایمان فرض ہے، اور اس کا منکر کافر ہے باجماع انبیاء ومسلمین۔

عبادت کی تعریف اور اس کے اقسام:

عبادت کی تعریف:

اللہ کی مکمل اطاعت کرنا اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا۔

عبادت کی تین قسمیں:

(۱) عبادات مالیہ (۲) عبادات بدنیہ (۳) عبادات مالیہ وبدنیہ۔

عبادات بدنیہ کی تقسیم:

(۱) عبادت قلبیہ (۲) عبادت فکریہ (۳) عبادت جسدیہ۔

عبادت بدنیہ جیسے نماز، تلاوت قرآن، ذکر اللہ، امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔

عبادت مالیہ جیسے زکوۃ، صدقات، عشر، خراج۔

عبادت جامعہ جیسے حج، جہاد، والدین کے ساتھ حسن سلوک۔

عبادات قلبیہ جیسے اللہ پر ایمان، اخلاص، توکل۔

عبادات فکریہ جیسے صفات الٰہی میں تفکر، مخلوقات میں غور وفکر۔

عبادات اور اس کے آثار صالحہ:

اسلامی عبادات کے بڑے عمدہ اثرات فرد اور معاشرہ دونوں پر مرتب ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

(۱) مسلمانوں کی عمدہ تربیت ہوتی ہے اور صحیح

معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

(۲) روحانیت کو ترقی حاصل ہوتی ہے، بندہ کا خالق سے ربط مضبوط ہوتا ہے۔

(۳) انسان کو اندرونی طور پر طمانیت محسوس ہوتی ہے۔

(۴) انسانی معاشرے میں اخوات اور محبت کی فضا قائم ہوتی ہے۔

(۵) انسان نفسیاتی امراض سے نجات حاصل کرتا ہے مثلاً بخل، حسد، کینہ وغیرہ سے۔

(۶) مکمل اسلامی عبادات کو اختیار کرنے کی صورت میں انسان میں تہذیب اور شائستگی آتی ہے اور صحیح معنی میں انسانی زندگی گزارتا ہے۔

میرے عزیزو! اس وقت پوری دنیا اسی اسلامی ثقافت کی محتاج، اس کو چین و سکون صرف اسلامی تہذیب و ثقافت میں ہی حاصل ہو سکتا ہے، لہٰذا ہم اسلامی ثقافت کو خود بھی اختیار کریں، لوگوں کو بھی اس سے واقف کرائیں اور دنیا کو پیدا شدہ بدترین حالات سے نجات دلائیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے اور ہمیں صحیح معنی میں اسلام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

☆☆..........☆☆

قادیانیوں سے ہر قسم کے تعلقات کا بائیکاٹ کریں

سوال:... کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی مسلمان کا کسی قادیانی کے ساتھ کیسا رویہ ہونا چاہئے، یعنی کسی قادیانی کے ساتھ میل جول رکھنا، اٹھنا، بیٹھنا، سلام کرنا جائز ہے؟ اگر زید محبت رسولؐ کے تقاضے کے تحت قادیانیوں کا بائیکاٹ کرے، مثلاً سلام کلام، خرید و فروخت ختم کردے تو کیا یہ درست ہے؟ کیا ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قادیانیوں سے دین اسلام کی دعوت کی بات کرے یا صرف وہی شخص یہ کام سرانجام دے جسے قادیانیوں کے عقائد اور ان کے جوابات سے واقفیت ہو اور دوسرے لوگوں کو اپنے ایمان بچانے کے لئے ان سے دور رہنا چاہئے؟ (سائل: عبداللہ، کراچی)

جواب:... قادیانی، مرزائی اور لاہوری، مرتد ہیں اور مرتد سے میل جول اور تعلقات رکھنا حرام ہے کہ ان سے تعلقات دین سے دوری، ارتداد اور فتنہ و فساد کا باعث بنتے ہیں۔ قادیانی و مرزائی عقیدۂ ختم نبوت اور اسلام کے دیگر عقائد و نظریات کے منکر ہیں، جن کی وجہ سے انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا، چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا جو قائل ہو وہ مطلقاً کافر و مرتد ہے، اگرچہ کسی صحابی کے لئے مانے "قال اللہ تعالیٰ: ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین" (الاحزاب:۴۰) یعنی لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔" وقال صلی اللہ علیہ وسلم: انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں، لیکن قادیانی تو ایسا مرتد ہے، جس کی نسبت تمام علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ: "من شک فی کفرہ فقد کفر" یعنی جس نے اس کے کفر میں شک کیا وہ کافر ہوگیا، اسے معاذ اللہ! مسیح موعود یا مہدی یا مجدد یا ایک ادنیٰ درجہ کا مسلمان جاننا درکنار جو اس کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر اس کے کافر ہونے میں ادنیٰ شک کرے وہ خود کافر مرتد ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۱، ص:۵۱۴) لہٰذا کافر و مرتد سے تعلقات رکھنا، سلام، کلام اٹھک بیٹھک سب ممنوع و ناجائز ہے: "کما صرح امام احمد رضا خان فی الفتاوی الرضویۃ، قال اللہ تعالیٰ: وما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین۔" (الانعام:۶۸) علماء فرماتے ہیں: اس میں قیامت تک ہر کافر و بدمذہب داخل ہے، "والقعود مع کلھم ممتنع" کہ یہاں کی طرف میل کا موجب ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔" (ہود:۱۱۳) یعنی بے انصافوں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں جہنم کی آگ چھوئے گی، بدمذہب کے لئے حدیث میں ارشاد ہے: "لا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم"... نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پیو... (ج:۲۱، ص:۶۶۴) لہٰذا صورت مسؤلہ میں قادیانیوں، مرزائیوں، لاہوریوں کے ساتھ کھانا، پینا، سلام، کلام اور ہر قسم کے تعلقات کا بائیکاٹ کرنا ہی مسلمانوں کے حق میں بہتر و انسب ہے اور اسی کا انہیں حکم ہے۔

۲: قادیانیوں کو اسلام کی دعوت صرف وہی شخص دے جو دین اسلام کا علم اور ان کے عقائد باطلہ کی خبر رکھتا ہو، باقی مسلمانوں کو ان سے دور رہنے کا حکم ہے جیسا کہ حدیث میں ارشاد فرمایا: "فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔" (مشکوٰۃ:۲۸) یعنی تم ان سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کتبہ

ابوالزبیر فضل سبحان اختر القادری

یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ، بمطابق ۵ اپریل ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

مفتی محمد اسماعیل الرضوی

رئیس دار الافتاء دار العلوم امجدیہ

ابوالانوار محمد ندیم اقبال سعیدی

مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی

تحفظ ختم نبوت کی خاطر قربانیاں

مولانا حذیفہ بن غلام محمد وستانوی

اللہ رب العزت نے اشرف الخلائق حضرت انسان کی ہدایت کے لیے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث کیا، سنۃ اللہ کے مطابق اس سلسلۃ الذہب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کیا کیوں کہ دنیا میں اللہ کا دستور ابتدائے آفرینش سے چلا آیا ہے کہ ہر چیز کا مبدأ بھی لازم اور منتہا بھی لازم، چاہے وہ مادی ہو یا روحانی؛ لہٰذا نبوت کے اس وہی دستور کو یہ قانون الٰہی لازم آیا اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سلسلہ نبوت آغاز ہوا اور حبیب کبریا، احمد مصطفیٰ محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سلسلہ نبوت ختم ہوا! گویا یہ ایک قدرتی قانون کے تحت ہوا اور جس کا ہونا ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا کی روشنی میں ضروری بھی تھا۔ عقیدۂ ختم نبوت پر پہلا حملہ اور اس کے خلاف صحابہ کرامؓ کا پہلا اجماع منعقد ہو چکا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ایک انقلاب آفریں بعثت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے دنیا میں تمام ظلمتیں چھٹ گئیں۔ دنیا جو ظلمت کدہ بنی ہوئی تھی پرنور اور روشن ہوگئی، جس کی برکتوں کے اثرات آج چودہ صدیوں کے بیت جانے کے بعد بھی محسوس کئے جارہے ہیں اور قیامت تک محسوس کئے جاتے رہیں گے اور پھر حشر ونشر میں بھی اور میزان وحساب میں بھی آپ کی برکتیں جلوہ گر ہوں گی۔ ان شاء اللہ!

یہ امر بدیہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات پر ہنگامہ تو ہونا ہی تھی، اور کوئی معمولی ہنگامہ نہیں بلکہ زوردار جیسے کسی عظیم رہنما کی وفات سے فتنے کھڑے ہوتے ہیں، وہ اس کے زندہ رہنے سے دبے رہتے ہیں جس کی بے شمار مثالیں تاریخ کے صفحات پر آپ کو مرقوم ملیں گی۔ بس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی عظیم فتنوں نے سر اٹھایا مگر حضرات ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیرت ایمانی، حمیت اسلامی اور بلند حوصلگی۔ اولاً آپ رضی اللہ عنہ کے اخلاص کی برکت سے نصرت الٰہی وتائید غیبی اور ثانیاً آپ کی حکمت عملی نے تمام فتنوں کو ایک سال سے بھی کم عرصے میں کافور کرکے رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو پوری امت کی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ آمین!

عجیب بات:

یہ بات تعجب خیز ہے کہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ نے سب سے پہلی اسلام کے خلاف جو سازش رچائی وہ تھی عقیدۂ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم پر کاری ضرب۔ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو پانچ افراد دعویٔ نبوت لے کر کھڑے ہوئے الاستاذ جمیل مصری کی تحقیق کے مطابق ان سب کے اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ تاریخ کے مستند حوالوں سے اپنی تحقیقی کتاب "اثر اھل الکتاب فی الحروب و الفتن الداخلیۃ فی القرن الأول" سے ثابت کیا ہے۔ دوسری جانب حضرات صحابہؓ نے بھی اس کو گویا بھانپ لیا، خاص طور پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور آپ نے "أ ینقص الدین و أنا حی" کا تاریخی جملہ کہہ کر صحابہ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت خوب اچھی طرح سمجھیں اور تاریخ کا رخ پھیر دینے والے اس فتنے کی سرکوبی کے لیے کمربستہ ہو جائیں۔ الحمدللہ! حضرت ابوبکرؓ کی کوششوں اور اللہ کے فضل سے صحابہ کرامؓ نے اس بات پر اجماع کرلیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کو تحفظ فراہم کیا جائے، جھوٹی نبوت کے دعویداروں کو کافر قرار دیا جائے اور ان کے خلاف جہاد فرض گردانا جائے، اس طرح یہ صحابہ کا سب سے پہلا اجماع منعقد ہوگیا کہ ختم نبوت کا تحفظ ایک اہم ترین فریضہ ہے اور دعویٰ نبوت کرنے والا کافر ہے، اس سے جہاد فرض ہے۔

بس پھر کیا تھا، اس عقیدے کے تحفظ کی خاطر مدینہ سے گیارہ لشکر ان مدعیان نبوت کی سرکوبی کے لیے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حکم پر میدان کارزار میں کود پڑتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک سال سے بھی کم عرصہ میں یا تو مدعیان نبوت اپنے انجام کو پہنچ جاتے ہیں یا توبہ و انابت کرکے دوبارہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی کے لئے جانے والے لشکر اور ان کے قائدین:

قائدین	جہت
(۱) خالد بن سعید بن عاصؓ	مشارف بلاد شام
(۲) عمرو بن العاصؓ	دومۃ الجندل

(۳) خالد بن ولیدؓ	بُزاخہ، البطاح، یمامہ
(۴) عکرمہ بن ابی جہلؓ	یمامہ، عمان ومہرہ، حضرموت، یمن
(۵) شرحبیل ابن حسنہؓ	یمامہ، حضرموت
(۶) علاء ابن الحضرمیؓ	بحرین، دارین
(۷) حذیفہ بن محصن الغلفانیؓ	عمان
(۸) عرفجہ ابن ہرثمہ البارقیؓ	عمان، مہرہ، حضرموت، یمن
(۹) طریفہ بن حاجزؓ	شرق حجاز، بنوسلیم کی طرف
(۱۰) مہاجر بن ابی امیہؓ	یمن، کندہ، حضرموت
(۱۱) سوید ابن مقرن المزنیؓ	تہامۃ الیمن

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ''و اللہ الذی لاالٰہ الا ھو لو لا ان ابا بکر استخلف ما عبداللہ ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اگر ابوبکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ نہ بنائے جاتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔ (رواہ البیہقی بحوالہ ازالۃ الخفاء، ج ا، ص ۳)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فقیہ الامۃ و الاسلام فرماتے ہیں: لقد قمنا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما کدنا نھلک فیہ لو لا ان اللہ مَنّ علینا بابی بکر اجمعنا علی ان لا نقاتل علی ابنۃ مخاض و ابنۃ لبون و ان ناکل قریٰ عربیۃ و نعبد اللہ حتی یاتینا الیقین نعزم اللہ لابی بکر علی قتالھم. (التاریخ الکامل لابن الاثیر: ج ۲/ ۲۰۵)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد ہم ہلاکت خیز حالات سے دوچار ہوگئے تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی (بصیرت افروز) شخصیت کے ذریعہ ہم پر احسان عظیم کیا، ہم لوگ (یعنی جماعت صحابہ) یہ طے کر چکے تھے کہ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ قتال نہیں کریں گے اور جو کچھ تھوڑا بہت رزق میسر آئے گا، اس پر اکتفا کریں گے اور اس طرح موت تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہیں گے، مگر اللہ رب العزت نے حضرت ابوبکر کو مانعین کے ساتھ قتال کا پختہ حوصلہ دیا۔

مؤرخ کبیر، مفکر اسلام حضرت مولانا علی میاں ندویؒ بیسویں صدی میں مسلمانوں کی گمراہیوں کو دیکھ کر دل برداشتہ ہوکر فرماتے تھے'' ردۃ و لا ابا بکر لھا '' کہ ارتداد ایک بار پھر زور دار سر اٹھایا ہے مگر افسوس اس کا مقابلہ کرنے کے لیے ابوبکر صدیق جیسا حوصلہ نہیں، ان کے جیسی حمیت و غیرت نہیں بلکہ اس موضوع پر آپ کی مستقل کتاب ہے۔ واقعۃً حضرت نے بالکل درست کہا، جیسی فکری یلغار حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں تھی آج بھی ویسی ہی کیفیت ہے تب ابوبکر تھے مگر آج کوئی ابوبکر تو کیا ان کا عشر عشیر بھی نہیں اللہ ہی مدد اور حفاظت فرمائے۔ آمین!

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں تحفظ ختم نبوت کی خاطر ہزاروں صحابہ نے اپنی جانوں کو قربان کردیا۔

بیسویں صدی میں تحفظ ختم نبوت کے لیے نمایاں خدمات انجام دینے والوں میں حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا نام سرِ فہرست ہے، آپ فرماتے ہیں:

''جو لوگ تحریک ختم نبوت میں جہاں جہاں شہید ہوئے، ان کے خون کا جوابدہ میں ہوں، وہ عشق رسالت میں مارے گئے، اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں، ان میں جذبۂ شہادت میں نے پھونکا تھا۔''

(حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری نوراللہ مرقدہٗ کی تحریک کی وجہ سے ختم نبوت کی تحفظ کے لیے امت میں بیداری پیدا ہوئی اور امت مسلمہ ہندیہ پورے جوش و جذبہ کے ساتھ میدان کارزار میں کود پڑی، جب کچھ جدید تعلیم یافتہ لوگوں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ اس تحریک کی خاطر شہید ہورہے ہیں تو انہوں نے اپنے آپ کو اس تحریک سے علیحدہ کرکے یہ ثابت کرنا چاہا کہ جو لوگ مارے گئے یا مارے جارہے ہیں ہم اس کے ذمہ دار نہیں تب پھر حضرت نے اپنی تقریر میں کہا) جو لوگ ان کے خون سے دامن بچانا چاہتے ہیں میں ان سے کہتا ہوں کہ میں حشر کے دن بھی ان کے خون کے ذمہ دار رہوں گا کیوں کہ ختم نبوت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی سات سو حفاظ قرآن تحفظ ختم نبوت کی خاطر شہید کروا دیئے تھے (اور غیر حافظوں کی تعداد اس سے تقریباً دوگنی ہوگی)۔ (تحریک ختم نبوت آغا شورش کاشمیری بحوالہ روزنامہ اسلام)

صداقت کے لیے گر جاں جاتی ہے تو جانے دو
مصیبت پر مصیبت سر پہ آتی ہے تو آنے دو

مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ نے بڑا عجیب شعر کہا ہے۔

جلا دو پھونک دو سولی چڑھا دو خوب سن رکھو
صداقت چھپ نہیں سکتی ہے جب تک جان باقی ہے

خلاصہ یہ کہ اسلامی دور حکومت میں جب بھی کسی نے ختم نبوت پر حملہ کیا یا حرف زنی کی مسلمان خلفاء و امراء نے ان کو کیفر کردار تک پہنچا دیا جس کی سینکڑوں مثالیں تاریخ کے سینے میں محفوظ ہے، تو آئے مدعیان نبوت اور منکرین ختم نبوت کے بدترین انجام پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

دور خلافت وحکومت	سن انجام	انجام	اسمائے منکرین ختم نبوت	شمار
حضرت ابوبکر صدیقؓ	۱۱ھ	قتل ہوا	عبہلہ بن کعب معروف با سود العنسی	۱
حضرت ابوبکر صدیقؓ	۱۱ھ	قتل ہوا	مسیلمہ بن کبیر حبیب الکذاب	۲
حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ	۶۷ھ	قتل ہوا	مختار بن ابوعبید ابن مسعود ثقفی	۳
عبدالملک ابن مروان	۷۹ھ	قتل ہوا	حارث ابن سعید کذاب	۴
ہشام ابن عبدالملک ابن مروان	۱۱۹ھ	قتل کیا گیا	مغیرہ ابن سعید عجلی	۵
ولید ابن یزید	۱۲۶ھ	قتل کیا گیا	بیان ابن سمعان	۶
خلیفہ ابوجعفر منصور	سن معلوم نہ ہوسکی	قتل کیا گیا	اسحاق اخرس	۷
خلیفہ ابوجعفر منصور	۱۵۰ھ	قتل کیا گیا	سیس خراسانی	۸
خلیفہ ابوجعفر منصور	نامعلوم	قتل کیا گیا	ابوعیسیٰ بن اسحاق یعقوب اصفہانی	۹
خلیفہ مہدی	۱۶۳ھ	خودکشی کی	حکیم مقنع خراسانی	۱۰
خلیفہ معتصم باللہ	۲۲۳ھ	قتل کیا گیا	بابک ابن عبداللہ خرمی	۱۱
خلیفہ المعتمد علی اللہ	۲۷۰ھ	قتل کیا گیا	علی بن محمد عبدالرحیم	۱۲
خلیفہ المعتضد باللہ	۳۰۱ھ	قتل کیا گیا	ابوسعد حسن بن بیرام	۱۳
خلیفہ راضی باللہ	۳۲۲ھ	قتل کیا گیا	محمد بن علی شمغانی	۱۴

یہ تھے مشہور منکرین ختم نبوت اور جھوٹے مدعیان نبوت اور جب بھی کسی اسلامی دور میں انہوں نے سر اٹھایا، ہمارے خلفاء اور امراء نے ان کو تہہ تیغ کر کے رکھ دیا، یا انہوں نے مجبوراً خودکشی کی یا توبہ کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ اسی لیے اہل کتاب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہی سے خلافت کے عدم قیام یا قیام کے بعد سقوط کی بھرپور کوشش کرتے رہے مگر ۱۳سو سال بعد انہیں اس میں کچھ حد تک مسلمانوں کی اعتقادی کمزوری کی وجہ سے اور کتاب وسنت سے بعد کی بنا پر کامیابی ملی مگر انشاء اللہ ایک بار پھر خلافت قائم ہوگی۔ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ ٭ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون!

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ سقوط خلافت سے قبل اس کے ضعف کے زمانہ ہی سے ایک بار پھر انکار ختم نبوت کے فتنے نے سر اٹھایا اور انیسویں صدی کے اوائل میں باب اللہ نے پھر بہاؤ اللہ نے اور اسی صدی کے اواخر میں مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ پچھلے دو سو سال میں جتنے مدعیان نبوت ومہدویت کھڑے ہوئے وہ ۱۲سو سال کے مقابلہ میں اضعافاً مضاعفہ ہے! گویا دشمن کی یہ ایک منظم سازش ہے کہ وہ ختم نبوت کا قلع قمع کرنا چاہتے ہیں مگر انشاء اللہ وہ قیامت تک اس میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

منکرین ختم نبوت کے ساتھ جہاد بالسیف کے بعد جہاد بالقلم:

جیسا کہ اوپر تاریخ کے حوالے سے واضح کیا گیا کہ جب بھی اسلامی دور حکومت میں کسی نے ختم نبوت پر حملہ کیا اس کو واصل جہنم کر دیا گیا، مگر جب استعماری طاقتیں عالم اسلام پر غالب آگئیں اور اس طرح کے فتنوں نے سر اٹھایا تو علماء قلم وکاغذ لے کر میدان کارزار میں کود پڑے اور الحمدللہ ختم نبوت کا بھرپور دفاع کیا، انگریز کے زمانہ میں عدالتوں میں اور کتابوں کے ذریعہ صرف غلام احمد قادیانی ملعون کے رد میں ایک اندازے کے مطابق ۲۰ ہزار صفحات اردو میں تحریر کئے گئے۔ احتساب قادیانیت کے نام سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے ۳۷ جلدوں پر مشتمل چالیس کے قریب علماء کے بارہ ہزار صفحات کی طباعت کی ہے، جس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ مسئلہ کتنا اہم ہے۔ تو آیئے اب میں مختصراً اس پر روشنی ڈالتا ہوں۔

(جاری ہے)

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

سفر معراج کے اسرار ورموز

مولانا شعیب فردوس

معراج، عروج سے مشتق ہے، عروج کے معنی ہیں بلندی پر جانا، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل جتنے انبیائے کرام علیہم السلام تشریف لائے، یہ بلندی اللہ تعالیٰ نے سب کا عطا فرمائی، لیکن دیگر انبیائے کرام علیہم اسلام کے معراج اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج میں نمایاں فرق یہ ہے کہ دیگر تمام انبیائے کرام کو یہ عظمت و بلندی اللہ تعالیٰ نے فرش پر دی، جب کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ عظمت ورفعت اور بلندی اللہ تعالیٰ نے عرش پر عطا فرمائی۔

معراج کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ تھی کہ محبوب رب کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا مشاہدہ کرایا جائے جو کبھی کوئی نہ کرسکا، آپ کو وہ کچھ سنایا جائے، جو کبھی کوئی نہ سن سکا، آپ کو وہاں پہنچایا جائے، جہاں تک مخلوق میں سے کسی کی رسائی نہیں ہوئی۔

چنانچہ ارشاد فرمایا گیا:

ترجمہ: ''تاکہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں۔'' (الاسرا)

کیونکہ زمین اللہ تعالیٰ کے وجود کی ایک نشانی ہے، آسمان بھی اللہ تعالیٰ کی موجودگی کی دلیل ہے، فرشتے اس کی الوہیت کی دلیل ہیں تو جنت اور جہنم بھی اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے معراج کی شب شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت افزائی فرمائی، عالم بالا کی سیر کرائی، یہ جتانا مقصود تھا کہ جہاں تک اللہ رب العزت کی ربوبیت ہے، وہاں تک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے، یہی وہ شب ہے جس میں سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ مرتبہ اور قرب عطا ہوا، جو آپؐ سے پہلے کسی نبی اور رسول کو نہ ہوا تھا، اللہ تعالیٰ نے رسالت مآب کو مکہ کی سرزمین سے بیت المقدس پہنچایا، امام الانبیاء کا تاج پہنایا۔

معراج کی شب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں اس بات کی طرف بھی اشارہ تھا کہ خاتم الانبیا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل جتنے انبیائے کرام تشریف لائے ان سب کی شریعتیں آج سے منسوخ ہیں، اب قیامت تک صرف محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہی قابل عمل رہے گی۔

حق تعالیٰ شانہ نے واقعہ اسرأ کے بیان کو ''سبحانؔ'' سے شروع فرمایا، مبادا کوئی تنگ نظر اس واقعے کے وقوع پذیر ہونے کو محال نہ سمجھے، کیونکہ سبحان کے معنی ہیں پاک، اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عجز وضعف سے پاک اور منزہ ہے، انسانی عقل کسی شے کو خواہ کتنا ہی محال سمجھے، مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت لامحدود ہے اور اس کی مشیت وارادہ کے سامنے کوئی کام بھی مشکل نہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عبدیت کو خاص طور سے ذکر فرمایا، شان نبوت ورسالت کا تذکرہ نہیں فرمایا، یعنی ''اسریٰ بعبدہٖ'' فرمایا ''اسریٰ بنبیہٖ'' یا رسولہٖ نہیں فرمایا، اس کی وجہ یہ ہے کہ نبوت ورسالت کے معنی ومفہوم اللہ کی طرف سے بندوں کی طرف آنے کے ہیں، اس لئے وصف رسالت کا ذکر اس مقام پر مناسب ہے کہ جہاں انبیائے کرام علیہم السلام کا منجانب اللہ لوگوں کی طرف آنا بیان کیا جائے، چونکہ یہ مقام اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا تھا، اس لئے ''عبد'' کا لفظ استعمال فرمایا کہ بندہ سب کو چھوڑ کر اپنے ''آقا'' کی طرف جارہا ہے۔

سفر معراج کے لئے دن کی جگہ رات کا انتخاب کیا گیا، اس لئے کہ دن اور رات میں مقدم رات ہوتی ہے، جب کہ دن موخر ہوتا ہے یعنی رات پہلے آتی ہے اور دن بعد میں مثلاً جب رمضان المبارک کا چاند نظر آتا ہے تو مسلمان پہلے تراویح پڑھتے ہیں، بعد میں روزہ رکھتے ہیں، یہی رمضان کی پہلی رات کہلاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ عربی میں ''لیل ونہار'' رات اور دن کہا جاتا ہے ''نہار ولیل'' دن اور رات نہیں کہا جاتا، چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ مقرب ہیں، اس لئے مقرب کو مقدم میں سفر کرایا۔

آسمانوں میں خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملاقات کے لئے چند انبیائے کرام علیہم السلام کو خاص فرمایا گیا، اس سے ان خاص حالات کی طرف اشارہ تھا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد از معراج وقتاً فوقتاً پیش آئے۔

پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، اس ملاقات میں ہجرت کی طرف اشارہ تھا کہ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام نے ایک دشمن ابلیس کی وجہ سے آسمان اور جنت سے زمین کی طرف ہجرت کی، اسی طرح آپؐ بھی دشمنان اسلام یعنی مشرکین مکہ کی ایذا کے سبب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائیں گے، دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، اس میں یہود کی شرارت اور ان کی ایذا رسانیوں کی طرف اشارہ تھا کہ یہود آپؐ کے دشمن ہوں گے اور آپؐ کے قتل کے لئے حیلے اور منصوبہ سازی کریں گے لیکن

جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہود کے شر سے محفوظ رکھا، اسی طرح اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی حفاظت فرمائے گا۔

تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، اس ملاقات میں اس طرف اشارہ تھا کہ جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے تکالیف اٹھائیں اور بالآخر حضرت یوسفؑ ہی غالب ہوئے اور اپنے بھائیوں سے درگزر فرمایا، اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنے بھائیوں یعنی قریش سے تکالیف پہنچیں گی، لیکن بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی غالب آئیں گے اور ان سے عفو ودرگزر فرمائیں گے۔

چنانچہ فتح مکہ کے دن ایسا ہی ہوا اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اسی انداز سے مخاطب فرمایا، جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو خطاب فرمایا تھا کہ آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔

چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، اس میں اس طرف اشارہ تھا کہ آپ سلاطین کو دعوت اسلام کی غرض سے خطوط روانہ فرمائیں گے، کیونکہ خط و کتابت کے اول موجد حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔

پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، جس میں اس جانب اشارہ تھا کہ سامری اور گوسالہ پرستوں نے حضرت ہارون علیہ السلام کے ارشاد پر عمل نہ کیا اور انجام کار کفر وارتداد کی سزا میں قتل کئے گئے۔ اسی طرح قریش مکہ کے بڑے بڑے سردار بھی مارے جائیں گے، چنانچہ غزوہ بدر میں ایسا ہی ہوا، قریش کے ستر سردار مارے گئے اور ستر قید کئے گئے، اسی طرح ''عرینہ'' قبیلے کو مرتد ہونے کی بنا پر قتل کیا گیا۔

چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، جس میں اشارہ تھا کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام ملک شام میں جبارین سے جہاد وقتال کے لئے تشریف لے گئے اور فتحیاب ہوئے، اسی طرح آپ بھی ملک شام میں جہاد وقتال کے لئے داخل ہوں گے، چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شام میں غزوۂ

تمام مسلمان محمد عربی ﷺ کی اطاعت واتباع کو توشۂ آخرت سمجھتے ہیں

مولانا محمد اکرم طوفانی کا مختلف مقامات پر اصلاحی وتبلیغی خطاب

قصور..... ۲۰/اپریل ۲۰۱۱ء بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے ختم نبوت کانفرنس قصبہ قطبہ کی جامع مسجد حسین بن علی میں شرکاء سے ختم نبوت کے موضوع پر زوردار خطاب کیا۔ اس کانفرنس کا آغاز قاری مشتاق احمد رحیمی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کانفرنس کی صدارت الحاج میاں محمد معصوم انصاری نے کی جبکہ میزبانی کے فرائض مولانا محمد امجد نے سرانجام دیئے۔ قرب وجوار سے کارکنان ختم نبوت کے قافلے ختم نبوت زندہ باد اور نعرۂ تکبیر لگاتے ہوئے کشاں کشاں پہنچے۔ مولانا مدظلہ کا بیان دیر تک جاری رہا۔

اوکاڑہ..... ۲۱/اپریل کو مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب، مولانا عبدالرزاق مجاہد مبلغ ختم نبوت کے ہمراہ ہجرت شاہ مقیم میں تشریف لائے، مدرسہ فاطمۃ الزہراؓ کے علماء کرام سے تفصیلی ملاقات ہوئی۔ بعدازاں نماز عشاء کے وقت منڈی احمد آباد پہنچنے پر قائدین کا پرجوش استقبال کیا گیا، ان میں چوہدری بابر سلطان، حاجی محمد ابراہیم، قاری عبدالستار پیش پیش رہے۔ مولانا طوفانی صاحب نے عقیدۂ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر مدلل اور پرجوش خطاب کیا۔ مسجد کے صحن کو مختلف قسم کے بینروں اور عبارتوں سے سجایا گیا۔ سامعین نے بڑی توجہ سے مولانا مدظلہ کا بیان سماعت کیا۔

حویلی لکھا..... ۲۲/اپریل جامع مسجد عائشہ میں مولانا عبدالرزاق مجاہد نے خطبہ دیا بعدازاں مولانا مدظلہ نے عوام الناس کے مجمع خطاب کیا۔ مولانا عبدالجبار اور چوہدری اقبال ودیگر کارکنان ختم نبوت نے استقبال کیا۔ مولانا نے کہا کہ قادیانی عوام مرزا قادیانی کا گائے کو مدار نجات سمجھتے ہیں اور گمراہ ہورہے ہیں اور مرزا قادیانی کی ذات کو کلمہ طیبہ کا جزو ثانی سمجھ کر اعلانیہ گستاخی رسول کے مرتکب ہورہے ہیں اس کے برعکس تمام مسلمان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع کو توشۂ آخرت سمجھتے ہیں اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد، گمراہ کن عزائم کو پرامن ماحول میں طشت ازبام کرتے ہیں۔

بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس مدرسہ حنفیہ مدنی مسجد بصیر پور میں منعقد ہوئی، جس میں مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کا خطاب ہوا۔ مولانا نذیر احمد فہیم، مولانا عزیز خلیل نے اس پروگرام کی سرپرستی کی۔ طلبا کرام نے آنے والے مہمانوں کا شاندار استقبال کیا۔ اس موقع پر مولانا طوفانی نے کہا کہ قادیانیوں سے ہماری کوئی ذاتی یا جائیداد کی لڑائی نہیں، میں انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں اور نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ تم گلی اور محلوں میں ختم نبوت کا کام کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق بن جاؤ۔

تبوک کے لئے تشریف لے گئے اور دومۃ الجندل کے رئیس نے جزیہ دے کر صلح کی درخواست کی جو آپؐ نے منظور فرمائی، پھر جس طرح شام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کے ہاتھ پر فتح ہوا اسی طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر پورا ملک شام فتح ہوا۔

ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جو کہ بیت المعمور سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے، بیت المعمور ساتویں آسمان پر خانہ کعبہ کے بالکل محاذات میں ایک مسجد ہے، جس کا آسمان پر موجود فرشتے طواف کرتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ملاقات میں حجۃ الوداع کی طرف اشارہ تھا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم وصال سے قبل حج بیت اللہ فرمائیں گے۔☆

حضرت مسیح علیہ السلام کی دعوتِ اصلاح اور بنی اسرائیل کے فرقے!

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو انجیل عطا کی تھی اور یہ الہامی کتاب دراصل تورات کا تکملہ تھی، یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیمی اساس اگرچہ تورات ہی پر قائم تھی مگر یہود کی گمراہیوں، مذہبی بغاوتوں اور سرکشیوں کی وجہ سے جن اصلاحات کی ضرورت تھی، اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی معرفت انجیل کی شکل میں اسے ان کے سامنے پیش کر دیا تھا، حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت سے پہلے یہود کی اعتقادی اور عملی گمراہیاں اگرچہ بے شمار حد تک پہنچ چکی تھیں اور حضرت مسیح علیہ السلام نے مبعوث ہوکر ان سب کی اصلاح کے لئے قدم اٹھایا، تاہم چند اہم بنیادی باتیں خصوصیت کے ساتھ قابلِ اصلاح تھیں، جن کی اصلاح کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام بہت زیادہ سرگرم عمل رہے۔

۱:...... یہود کی ایک جماعت کہتی تھی کہ انسان کے اعمال نیک و بد کی سزا اسی دنیا میں مل جاتی ہے، باقی قیامت، آخرت، آخرت میں جزا و سزا، حشر و نشر یہ سب باتیں غلط ہیں، یہ "صدوقی" تھے۔

۲:...... دوسری جماعت اگرچہ ان تمام چیزوں کو حق سمجھتی تھی مگر ساتھ ہی یہ یقین رکھتی تھی کہ وصول الی اللہ کے لئے ازبس ضروری ہے کہ لذات دنیا اور اہل دنیا سے کنارہ کش ہوکر "زہادت" کی زندگی اختیار کی جائے، چنانچہ وہ بستیوں سے الگ خانقاہوں اور جھونپڑیوں میں رہنا پسند کرتے تھے مگر یہ جماعت حضرت مسیح (علیہ السلام) کی بعثت سے کچھ پہلے اپنی یہ حیثیت بھی کھو چکی تھی اور اب ترک دنیا کے پردہ میں دنیا کی ہر قسم کی گندگی میں آلودہ نظر آتی تھی، ظاہر رسم و طریق زاہدوں کا سا ہوتا مگر خلوت کدوں میں وہ سب کچھ نظر آتا جن سے رندانِ بادہ خوار بھی ایک مرتبہ حیا سے آنکھیں بند کرلیں، یہ "فریسی" کہلاتے تھے۔

۳:...... تیسری جماعت مذہبی رسوم اور خدمت ہیکل سے متعلق تھی لیکن ان کا بھی یہ حال تھا کہ جن رسوم اور خدمات کو لوجہ اللہ کرنا چاہئے تھا اور جن اعمال کے نیک نتائج خلوص پر مبنی تھے، ان کو تجارتی کاروبار بنالیا تھا اور جب تک ہر ایک رسم اور خدمت ہیکل پر بھینٹ اور نذرانہ لے لیں، قدم نہ اٹھائیں حتیٰ کہ اس مقدس کاروبار کے لئے انہوں نے تورات کے احکام تک میں تحریف کر دی تھی، یہ "کاہن" تھے۔

۴:...... چوتھی جماعت ان سب پر حاوی اور مذہب کی اجارہ دار تھی، اس جماعت نے عوام میں آہستہ آہستہ یہ عقیدہ پیدا کر دیا تھا کہ مذہب اور دین کے اصول و اعتقاد کچھ نہیں ہیں مگر وہ جن پر وہ صاد کردیں، ان کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنادیں، احکامِ دین میں اضافہ یا کمی کردیں، جس کو چاہیں جنت کا پروانہ لکھ دیں اور جس کو چاہیں جہنم کی سند تحریر کردیں، خدا کے یہاں ان کا فیصلہ اٹل اور ان مٹ ہے، غرض بنی اسرائیل کے "اربابا من دون اللہ" بنے ہوئے تھے اور تورات کی لفظی اور معنوی ہر قسم کی تحریف میں اس درجہ جری تھے کہ اس کو دنیا طلبی کا مستقل سرمایہ بنالیا تھا اور عوام و خواص کی خوشنودی کے لئے ٹھہرائی ہوئی قیمت پر احکامِ دین کو بدل ڈالنا ان کا مشغلہ دینی تھا، یہ "احبار" یا "فقیہ" تھے۔

یہ تھیں وہ جماعتیں اور یہ تھے ان کے عقائد و اعمال، جن کے درمیان حضرت مسیح (علیہ السلام) مبعوث ہوئے اور جن کی اصلاح حال کے لئے ان کی بعثت ہوئی، انہوں نے ہر ایک جماعت کے فاسد عقائد و اعمال کا جائزہ لیا، رحم و شفقت کے ساتھ ان کے عیوب و نقائص پر نکتہ چینی کی، ان کو اصلاح حال کے لئے ترغیب دی اور ان کے عقائد و افکار اور ان کے اعمال و کردار کی نجاستوں کو دور کرکے ان کا رشتہ خالق کائنات اور ذات واحد کے ساتھ دوبارہ قائم کرنے کی سعی کی، مگر ان بدبختوں نے اپنے اعمال سیاہ کی اصلاح سے یکسر انکار کر دیا اور نہ صرف یہ بلکہ ان کو "مسیح ضلالت" کہہ کر ان کی دعوتِ حق و ارشاد کے دشمن اور ان کے خلاف سازشیں کرکے ان کی جان کے درپے ہوگئے۔

☆☆.........☆☆

بقیہ: کیا اسلام اور قرآن میں فرق ہے؟.....(اداریہ)

۲..... ’’والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللّٰہ فبشرھم بعذاب الیم، یوم یحمٰی علیھا فی نار جھنم فتکویٰ بھا جباھھم و جنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔‘‘ (التوبہ:۳۴،۳۵)

ترجمہ:’’جو لوگ سونا چاندی جمع کر کر رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ،سو آپ ان کو ایک بڑی دردناک سزا کی خبر سنا دیجئے، جو کہ اس روز واقع ہوگی کہ ان کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر ان سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور ان کی کروٹوں اور ان کی پشتوں کو داغ دیا جائے گا، یہ ہے وہ جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کر کے رکھا تھا، سو اب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو۔‘‘

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کچھ لوگ زکوٰۃ دینے سے انکاری ہوئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’واللّٰہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ، فان الزکوٰۃ حق المال، واللّٰہ لو منعونی عناقاً کانوا یؤدونھا الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لقاتلتھم علی منعھما...متفق علیہ‘‘ (مشکوٰۃ:۱۵۷)

ترجمہ:’’اللہ کی قسم! میں اس آدمی سے ضرور قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا، زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے اونٹنی کا بچہ دینے سے رکے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں ان سے اس روکنے پر قتال کروں گا۔‘‘

جناب جاوید چوہدری صاحب! نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ان عبادات کی فرضیت کا اعتقاد رکھنا فرض، ان کا انکار کفر اور ان کا چھوڑنے والا فاسق، نافرمان اور گنہگار کہلاتا ہے، ایک مسلمان یہ عبادات اس لئے نہیں کرتا کہ وہ ان کے ذریعہ دنیا میں ترقی کرے اور اس کے دنیوی اعتبار سے حالات بہتر ہوں، بلکہ وہ ان عبادات اور فرائض کو اس لئے بجالاتا ہے کہ میرا معبود، میرا خالق، میرا رب مجھ سے راضی ہوجائے اور میں اس کا حق بندگی ادا کروں۔

۲:۔ جناب جاوید چوہدری صاحب! مسلمانوں کی پستی اور پسماندگی کے اسباب اور وجوہ وہ نہیں جو آپ نے اسلام اور قرآن میں فرق پیدا کر کے تحریر فرمائے ہیں، بلکہ اس وقت مسلمانوں کے حکمران مجموعی اعتبار سے بدعملی کا شکار ہیں، ان میں ذوق عبادت اور شوق شہادت کا فقدان ہے، انہیں دین، مذہب، ایمان اور عقیدہ کے تحفظ کے علاوہ اپنی اپنی اولاد اور اپنے اپنے خاندانوں کی دنیاوی راحت و آرام کی فکر ہے۔ آج کافر اقوام کی طرح انہوں نے بھی اپنی کامیابی و ناکامی کا مدار دنیا اور دنیاوی اسباب و ذرائع کو بنالیا ہے۔ مادیت پسندی نے انہیں اتنا متاثر کیا ہے کہ حلال و حرام کی تمیز تک نہیں رہی۔ سود، جوا، رشوت، لاٹری، اور انعامی اسکیموں کے سہارے جب ملکی نظام چلایا جارہا ہو تو آپ ہی بتایئے کہ ملکی ترقی کیسے ممکن ہوگی؟

۳:۔ جناب جاوید چوہدری صاحب! اسلام اور قرآن میں کوئی فرق نہیں، اسلام انقیاد ظاہری اور انقیاد باطنی کا نام ہے، یعنی ایک مسلمان اپنے ظاہر و باطن کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارتا ہے اور ان کا ماخذ و منبع اور دلیل و حجت قرآن کریم ہے اور قرآن کریم کی تشریح اور تفصیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ آیات تلاوت کر کے سنائیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۱:..... ’’الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً‘‘ (المائدہ:۳)

ترجمہ:..... ’’آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور تم پر میں نے اپنا انعام تام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے پسند کرلیا۔‘‘

اسی طرح ایک جگہ ارشاد ہے:

۲:..... ’’ان الدین عند اللّٰہ الاسلام‘‘..... (آل عمران:۱۹)

ترجمہ:..... ’’بلاشبہ دین (حق اور مقبول) اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے۔‘‘

۳:..... ’’ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ۔‘‘ (آل عمران:۸۵)

ترجمہ:…… ’’اور جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا تو وہ اس سے مقبول نہ ہوگا۔‘‘

۴:… ’’یا ایہا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطٰن، انہ لکم عدو مبین۔‘‘ (البقرہ:۲۰۸)

ترجمہ:…… ’’اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو اور شیطان کے قدم قدم مت چلو، واقعی وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔‘‘

ان آیات کا مشترکہ مضمون اور خلاصہ ایک ہی ہے کہ اللہ کا پسندیدہ دین، دین اسلام ہے، اس کے علاوہ کوئی اور دین قابل قبول نہیں اور اسلام کے تمام احکامات کا ماننا ہی فرض اور ضروری ہے۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں کہیں نہیں بتایا گیا کہ اسلام اور قرآن میں فرق ہے اور نہ ہی چودہ سو سال میں کسی نے یہ توجیہ پیش کی ہے کہ اسلام اور قرآن میں فرق ہے، اس کے باوجود یہ نئی تحقیق اور نئی اپچ کہ اسلام اور قرآن مجید میں فرق ہے، کوئی ’’ذی ہوش‘‘ اور ’’عقلمند‘‘ انسان ہی پیش کر سکتا ہے۔

مسلمانوں کا عقیدہ اور مذہب ہے کہ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم روئے زمین اور کل کائنات کے لئے نبی اور رسول ہیں، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب قرآن کریم بھی تمام انسانیت کے لئے ہے، لیکن جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے مسلمان کہلاتے ہیں، اسی طرح قرآن کریم کو اللہ کی آخری کتاب ماننے والے اور اس پر عمل کرنے والے بھی مسلمان ہی کہلاتے ہیں۔

۴:۔ آپ کی یہ تقسیم کہ مسلمان صرف اسلام پر عمل کرتے ہیں اور مغربی اقوام قرآن مجید پر عمل کر رہی ہیں، یہ سراسر مغالطہ اور دھوکا دینے کی کوشش اور تجاہل عارفانہ کے سوا کچھ نہیں، بلکہ یہ عربی مقولہ ’’توجیہ القائل بما لا یرضیٰ بہ القائل‘‘ کا مصداق نظر آتا ہے، یعنی مغربی اقوام یہ نہیں کہتیں کہ ہم قرآن کریم کو مانتے ہیں اور اس کتاب میں بیان کردہ اصولوں کے مطابق عمل کر کے ہم نے ترقی کی ہے، لیکن جاوید چوہدری صاحب ہیں کہ وہ یہ ’’نوید‘‘ سنا رہے ہیں کہ مغرب نے قرآن مجید کے بیان کردہ اصولوں پر عمل کر کے ترقی کی ہے۔ جناب چوہدری صاحب! اقوام کے لوگ آج قرآن کریم کی مخالفت کرتے ہوئے اس پر نام نہاد مقدمہ قائم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسی کتاب کی وجہ سے دہشت گردی ہو رہی ہے، نعوذ باللہ! میڈیا کی موجودگی میں اسے جلایا جاتا ہے، کبھی گوانتانامو بے کی جیل میں مسلمان قیدیوں کے سامنے اسے فلش میں بہایا جاتا ہے، کبھی قرآن کریم کے اوراق کو پھاڑنے کے بعد کمرہ میں پھیلا کر بے گناہ عافیہ صدیقی کو ان اوراق پر چل کر آنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ کیا یہ سب قرآن مجید ماننے اور اس پر عمل کرنے کی بنا پر ہے؟ قرآن مجید مسلمان خواتین کو پردہ کا حکم دیتا ہے اور مغرب اس پر پابندی لگاتا ہے، قرآن کریم اذان کا تذکرہ کرتا ہے اور مغربی اقوام کو اذان برداشت نہیں، قرآن کریم مساجد بنانے اور انہیں آباد کرنے کی ترغیب وتشویق دلاتا ہے اور مغرب مسجد کے میناروں کو گرانے کی مہم چلاتا ہے۔ قرآن کریم بے گناہ انسانوں کو مارنے اور قتل کرنے سے روکتا ہے، لیکن یہ مغرب مسلمانوں پر ہر جگہ ظلم وتشدد، بربریت وفسطائیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان پر بم برساتا اور ڈرون حملے کرتا ہے۔

جناب چوہدری صاحب! کہیں ایسا تو نہیں کہ مسلمان ممالک کی عوام چونکہ مغرب اور مغرب نواز حکمرانوں کی مسلم کش پالیسیوں کی بنا پر ان سے ناراض اور نالاں ہیں تو آپ وکیل صفائی بن کر مسلمانوں کو سمجھانے پر مامور ہوں کہ مغربی اقوام کی ترقی کا راز قرآن مجید پر عمل کرنا ہے اور مسلمانوں نے تو صرف اسلام کو لیا ہے اور قرآن مجید کو چھوڑ دیا ہے، جب کہ مغرب قرآن مجید پر عمل کر رہا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

۵:۔ جناب جاوید صاحب! عام مسلمان بھی اس بات پر ایمان اور اس کا اقرار کرتا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

۱:… شہادتین یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، ۲:… نماز قائم کرنا، ۳:… زکوٰۃ دینا، ۴:… حج ادا کرنا، ۵:… رمضان کے روزے رکھنا۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

’’بنی الاسلام علی خمس: شہادۃ ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمداً عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان… متفق علیہ۔‘‘ (مشکوٰۃ:۱۲)

معلوم نہیں، جناب چوہدری صاحب غلطی سے شہادتین کو اپنے کالم میں توحید لکھ گئے ہیں یا جان بوجھ کر انہوں نے صرف توحید کا ذکر کیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو چھوڑ دیا ہے۔ اگر غیر شعوری طور پر یہ سہو ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور اخبار میں اس غلطی کا اعتراف اور اقرار کریں، اور اگر جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور آپ کی رسالت کی تصدیق اور اقرار کے بغیر کوئی آدمی مسلمان نہیں رہ سکتا، ایسے آدمی کی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کا کوئی اعتبار ہے اور نہ کسی اور نیکی کا۔

میرے بھائی! اگر کوئی انسان دل سے اس کلمہ کی تصدیق اور زبان سے اس کا اقرار کرتا ہے تو دنیا کا کوئی مسلمان اسے اس کلمہ پڑھنے سے روک نہیں سکتا، اور اگر

قادیانیوں اور مرزائیوں کی طرح کوئی شخص مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے یہ کلمہ پڑھتا ہے اور عقیدہ یہ رکھتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے یا کوئی اور ہے اور سچے مسلمان ہم ہیں اور جناب جاوید چوہدری سمیت سب مسلمان کنجریوں کی اولاد، کافر، بلکہ پکے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو پاکستانی آئین کے مطابق ایسے لوگوں کو لگام دینے کے لئے قانون ضرور حرکت میں آئے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر یقین رکھنے والا کوئی مسلمان اسے ہرگز ہرگز برداشت نہیں کرسکتا۔

چوہدری صاحب! آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ روزے صرف مسلمان ہی نہیں رکھتے، بلکہ یہودی، عیسائی اور دوسرے مذاہب کے ماننے والے بھی اپنے اپنے انداز اور اپنے اپنے طریقے سے رکھتے ہیں اور آج تک کسی مسلمان نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

اسی طرح مساجد میں غیر مسلم کا آنا شریعت نے اس پر پابندی نہیں لگائی، بشرطیکہ ظاہری طور پر وہ پاک اور صاف ہوں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کفار کے وفود مسجد نبوی میں ہی آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کیا کرتے تھے اور وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ٹھہرایا کرتے تھے۔ باقی حدود حرم میں کسی کافر اور مشرک کے داخلے کی ممانعت، اس کا ذکر خود قرآن کریم نے کیا ہے کہ:

''انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا۔'' (التوبہ:۲۸)

ترجمہ:...... ''مشرک جو ہیں سو پلید ہیں، سو نزدیک نہ آنے پائیں مسجد الحرام کے اس برس کے بعد...''

جناب جاوید چوہدری صاحب نے قرآن کریم کی تعریف کرنے میں بہت بڑی غلطی کی، کہ ''قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان پر اتاری ہوئی، ایک ایسی فائنل اتھارٹی ہے، جس نے انسان کے کروڑوں سال کے سماجی تجربے کو دستاویزی شکل دے دی۔'' حالانکہ قرآن کریم اللہ کا کلام ہے اور اس کی تعریف اصول کی کتابوں میں یوں ہے:

''القرآن الکتاب المنزل علی الرسول المکتوب فی المصاحف المنقول عنہ نقلاً متواتراً بلاشبھة۔''

(نورالانوار ص:۱۳،۱۴ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ترجمہ: ''قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی اور جو مصاحف میں لکھی ہوئی ہے اور جو بغیر کسی شبہ کے متواتر طریقے سے نقل ہوتی آئی ہے۔''

۱:۔ جناب جاوید صاحب! آپ نے ایک غلطی یہ کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے آپ نے لکھا کہ: ''قرآن مجید انسان پر اتاری ہوئی فائنل اتھارٹی ہے۔'' اس انسان سے آپ کی کیا مراد ہے؟ اگر کوئی مرزائی، بہائی، اور محمد شیخ جیسے مرتد و زندیق لوگ آپ کی اس تحریر کردہ قرآن مجید کی تعریف کو دیکھ کر اجرائے نبوت اور نزول وحی کا عقیدہ رکھیں اور کہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر وحی نازل ہوتی تھی، تو آپ ایسے ملحدین، مرتدین، زندیقوں اور کافروں کو کیسے روک سکتے ہیں؟ کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

''اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں، ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی، جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہوکر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، وہ اسی خدا کا کلام ہے، جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص:۶، روحانی خزائن ص:۲۱۰ ج:۱۸)

اور محمد شیخ کہتا ہے کہ:

''جو شخص جس وقت قرآن پڑھتا ہے، اس پر اس وقت قرآن کریم کا وہ حصہ نازل ہو رہا ہوتا ہے اور جہاں قرآن مجید میں ''قل'' کہا گیا ہے، وہ اس انسان ہی کے لئے کہا جارہا ہے۔'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج:۹، ص:۲۹۷)

اب آپ فرمائیں کہ ایسے لوگوں کے بارہ میں آپ کا کیا فیصلہ ہوگا؟

۲:... پھر یہ کہنا کہ قرآن مجید: ''جس نے انسانوں کے کروڑوں سال کے سماجی تجربے کو دستاویزی شکل دے دی۔'' یہ کتنا غلط جملہ ہے، اس لئے کہ آپ کے ان الفاظ کے مطابق ثابت ہوگا کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام کلام ازلی اور قدیم نہیں جو حروف اور آواز سے پاک ہے، بلکہ کروڑوں سال کے انسانی تجربہ کا نام قرآن ہے،

جسے اللہ تعالیٰ نے محض دستاویزی شکل دے دی ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

آسمانی کتابوں کے بارہ میں ایک مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہئے؟ اس کے لئے میدانی کی شرح عقیدہ طحاویہ، ص:۴۰۱ پر یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

''والایمان المطلوب من المکلف هو الایمان باللّٰه وملائکته بانها کلام اللّٰه تعالیٰ الازلی القدیم المنزہ عن الحروف والاصوات وبانه تعالیٰ انزلها علی بعض رسله بالفاظ حادثة فی الواح او علی لسان ملک وبان جمیع ماتضمنته حق وصدق، ورسله بانه ارسلهم الی الخلق لهدایتهم وتکمیل معاشهم ومعادهم وایدهم بالمعجزات الدالة علی صدقهم فبلغوا عنه رسالته ...الخ''

ترجمہ: ''مکلف (یعنی جن وانس) سے جو ایمان مطلوب ہے، وہ یہ ہے کہ: اللہ پر ایمان لانا اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی تمام کتابوں پر، اس طرح ایمان لانا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام، کلام ازلی اور قدیم ہے، جو حروف اور آواز سے پاک ہے اور نیز اللہ تعالیٰ نے اس کلام کو اپنے بعض رسولوں پر تختیوں میں حادث الفاظ کی صورت میں نازل کیا یا فرشتہ کی زبان پر اتارا اور نیز وہ تمام کا تمام کلام جس پر کتاب مشتمل ہے حق اور سچ ہے اور اللہ کے رسول جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی طرف ان کی ہدایت اور ان کی تکمیل معاش ومعاد کے لئے بھیجا اور ان انبیاء کی ایسے معجزات سے تائید کی جو ان انبیاء کی سچائی پر دلالت کرتے ہیں، ان انبیاء نے اللہ کے پیغام کو پہنچایا۔''

قاضی عیاض کی شرح الشفاء ص:۳۳۵ میں ہے:

''واعلم ان من استخف بالقرآن او المصحف او بشیئی منه او سبه او جحده او حرف منه او آیة او کذب به او بشیئی مما صرح به فیه من حکم او خبر او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبته علی علم منه بذلک او شک فی شیئی من ذلک فهو کافر عند اهل العلم باجماع۔''

ترجمہ: ''جان لیجئے کہ جس نے قرآن یا کسی مصحف یا قرآن کی کسی چیز کو ہلکا جانا یا قرآن کو گالی دی یا اس کے کسی حصہ کا انکار کیا یا کسی حرف کا انکار کیا یا قرآن کو جھٹلایا یا قرآن کے کسی ایسے حصہ کا انکار کیا جس میں کسی حکم یا خبر کی صراحت ہو یا کسی ایسے حکم یا خبر کو ثابت کیا جس کی قرآن نفی کر رہا ہے یا کسی ایسی چیز کی جان بوجھ کر نفی کی جس کو قرآن نے ثابت کیا ہے یا قرآن کی کسی چیز میں شک کیا ہے تو ایسا آدمی بالاجماع، اہل علم کے نزدیک کافر ہے۔''

جناب جاوید چوہدری صاحب! آپ اپنے ان الفاظ کی سنگینی اور غلطی کا اندازہ لگائیں کہ ان کا مفہوم اور معنی کیا بنتا ہے؟ اور بات کہاں تک پہنچ جاتی ہے؟۔

جناب کو معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن کریم میں صرف یہ بیس اصول ہی نہیں، بلکہ قرآن کریم میں عقائد، عبادات، معاملات، اخلاق اور معاشرت کے علاوہ امر ونہی، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، گزشتہ کافر، مشرک اور مجرم قوموں کے لئے عذاب ووعید اور اللہ تعالیٰ کی بندگی اختیار کرنے والوں کے لئے بشارات اور جنت کے تذکرہ کے علاوہ اور بھی بہت کچھ موجود ہے۔

ہم آپ کی اس بات سے سو فیصد اتفاق کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ عبادات کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے مطابق زندگی گزاریں اور قرآن کریم پر پورا پورا عمل کریں تو انشاء اللہ! اللہ تعالیٰ کی رضا اور مکمل خوشنودی حاصل ہوگی۔

جناب جاوید چوہدری صاحب! آپ کا یہ کالم جس طرح اخبار کے صفحات پر چھپنے کے بعد تاریخ کا حصہ ہوگیا ہے، اسی طرح ایک اور کتاب بھی موجود ہے، جس میں ہر شخص کی دنیا کی تمام تر کارکردگی اور روئیداد محفوظ ہو رہی ہے اور وہ کتاب قیامت کے دن ہر ایک کے سامنے کھول کر رکھ دی جائے گی اور کہا جائے گا کہ اپنی کارکردگی اور روئیداد خود ہی پڑھ کر سناؤ۔ کیا آپ یہ کالم لے کر کل قیامت کے دن اللہ کے حضور پیش ہو سکتے ہیں؟ اور کیا آپ وضاحت کر سکیں گے کہ میری مراد یہ نہیں تھی، بلکہ میرا مطلب اور میرا ارادہ اس کالم سے یہ تھا؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم اور سنت نبویہ کا صحیح فہم عطا فرمائیں اور قرآن وسنت کے مطابق ہمیں زندگی گزارنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

ضمیمہ بہ یک نظر

سالانہ ختم نبوت کانفرنس، بہاول پور

بہاولپور (مولانا محمد اسحاق ساقی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد الصادق میں ''سالانہ ختم نبوت کانفرنس'' منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت کے فرائض امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نے ادا کئے۔ جبکہ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، جمعیت علماء اسلام کے مفتی محمد کفایت اللہ ایم۔ پی۔ اے، مولانا مفتی محمد مظہر اسعدی، متحدہ جمعیت اہل حدیث کے مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری کے علاوہ مولانا مفتی محمد ظفر اقبال، مولانا مفتی عطاء الرحمن، مولانا فضل الرحمن دھرم کوٹی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالستار حیدری اور مولانا عبدالحکیم نعمانی سمیت دینی و مذہبی جماعتوں کے قائدین اور ممتاز علماء کرام اور نامور شعراء نے شرکت و خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو کی سیاسی کمائی کھانے والے لوگ بدترین قادیانیت نوازی کے مرتکب ہوکر بھٹو مرحوم کے فکری وصف سے غداری کر رہے ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے اسلامی تشخص، دینی اقدار و اسلامی روایات کو سبوتاژ کرنے کے لئے مغربی ایجنڈے کو بزور بازو مسلط کیا جارہا ہے۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا کہ قرآن مجید کے بعد سب سے عمدہ کلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں۔ ہمارا فکری و نظریاتی اور علمی و تعلیمی تعلق علماء دیوبند سے ہے۔ جنہوں نے کبھی بھی ظالم کے جبر و استبداد کی حمایت و وکالت نہیں کی اور تبلیغ و تصوف کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہو کر ہمارے ایمانوں میں تازگی پیدا کی۔ معروضی حالات کے پیش نظر ہم سب پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ نوخیز نسل کا ایمان وایقان بچانے کے لئے تمام مسلمان اپنے اہل و عیال اور عزیز و اقارب کے لئے فی یوم پانچ منٹ مختص کریں اور تمام باطل فرقوں اور طاغوتی طاقتوں کے خلاف ان کی ذہن سازی کریں۔ انہوں نے کہا کہ اہل بدعت کی توقیر کرنا سنت نبوی کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ متبع سنت اور بدعتی کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے۔ دین اسلام اور مسلمانوں کا تمسخر اڑانے والوں کا راستہ روکنا اہل ایمان کا مذہبی شیوہ ہے۔ ہمیں ہر حالت میں حق و صداقت کا علم بلند رکھنا ہوگا۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ناموس رسالت کا مسئلہ تمام امت مسلمہ کی دینی حمیت و غیرت کا مسئلہ ہے۔ شریعت اسلامیہ میں گستاخان رسول کے لئے سزائے موت ایک طے شدہ امر ہے۔ جسے لادین و سیکولر این۔ جی۔ اوز متنازعہ بنانے میں مصروف ہیں۔ چند ٹکوں کے عوض کسی نفس ناطقہ کو ناموس رسالت قوانین سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی پر آسائش زندگی اور تابناک مستقبل کا جھانسہ دے کر نیو جنریشن کو ایمان اور عقیدہ سے منحرف کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کے یہ تمام تر اقدامات آئین سے بغاوت پر مبنی ہیں۔ مولانا مفتی کفایت اللہ ایم۔ پی۔ اے نے کہا کہ علماء کرام اور دینی و اسلامی تحریکوں کو میدان سیاست سے دور رکھنے کے لئے مولانا فضل الرحمن سمیت نامور علماء کرام کو خودکش حملوں اور ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ جس کو ہم ایک سوچی سمجھی سازش اور مغربی آقاؤں کی خفیہ پلاننگ کا حصہ سمجھتے ہیں۔ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ ملک کے اسلامی و نظریاتی تشخص، علماء کرام کی کردارکشی، دینی مدارس کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ اور آئین کی اسلامی دفعات کو ختم کرانے کے لئے قادیانی گروہ نے ہمیشہ بھیانک کردار ادا کیا ہے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر آدمی کی نماز، روزہ اور دیگر تمام عبادات و نوافل رائیگاں ہیں۔ تمام مکاتب فکر کے کبار علماء کرام نے فتنہ قادیانیت کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور اپنے اپنے شاگردوں اور متوسلین کو قادیانیت کے خلاف کتب تحریر کرنے اور لٹریچر شائع کرنے کا حکم کیا۔ امریکی حکومت ہمارے حکمرانوں کو ڈکٹیٹ کرتے ہوئے مطالبہ کر رہی ہے کہ قادیانیوں کو مسلم سوسائٹی کا حصہ تسلیم کیا جائے اور قادیانیت کے متعلق آئینی ترامیم کا خاتمہ کیا جائے۔ ہم اس مطالبہ کی پر زور مذمت کرتے ہوئے باور کراتے ہیں کہ ہر قیمت پر قادیانیت کے خلاف آئینی ترامیم کی حفاظت کریں گے۔ مولانا محمد اسحاق ساقی نے مطالبہ کیا کہ موبائل فونز پر گستاخانہ میسج کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے اور کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانے کا اندراج کیا جائے۔ تاکہ قادیانی حرمین شریفین میں داخل ہوکر کوئی سازش تیار نہ کرسکیں۔ مولانا محمد قاسم رحمانی نے کہا کہ قادیانیوں کو امتناع قادیانیت ایکٹ کا پابند بنایا جائے اور انہیں کلمہ طیبہ، قرآنی آیات اور مسلمانوں کی دیگر مذہبی علامات کے استعمال سے روکا جائے۔ مولانا عبدالستار حیدری نے کہا کہ ملک کی منتخب پارلیمنٹ، ہائی کورٹس، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت نے قادیانیوں کے کفرو زندقہ پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے اور پوری دنیا میں قادیانیت کا کفر آفتاب نیمروز کی طرح آشکار ہوچکا ہے۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ مرزا قادیانی کی کتابیں تضادات و خرافات، مغالطات و کذبات کا مجموعہ ہیں۔ قادیانی عناصر اپنے کفر و ارتداد کو اسلام متعارف کراکر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ فتنہ قادیانیت کو اس کے سامراجی منطقی انجام تک پہنچانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس، کنری

کنری... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے زیر اہتمام ۱۸؍اپریل بروز پیر، بعد نماز عشاء، جامع مسجد بخاری کنری شہر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں حضرت مولانا حافظ حسین احمد آف کوئٹہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مجلس کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، حیدرآباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی، میر پور خاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی، بدین کے مبلغ مولانا محمد یوسف نقشبندی جلال پوری، مولانا احمد علی عباسی سانگھڑ، مولانا رب نواز حنفی کراچی، مولانا حافظ امان اللہ خطیب بخاری مسجد کنری، مولانا عبدالقادر بھان خطیب مکہ مسجد کنری کے قادیانیت مسئلہ پر مفصل بیانات ہوئے۔ بھائی ریاض صاحب نے اپنے گھر میں تمام علماء کرام کو عشائیہ دیا۔ رات تین بجے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

اس کانفرنس کی تیاری کے لئے کنری جماعت کے امیر بھائی محمد اقبال صاحب، جنرل سیکریٹری محمد ناصر صاحب، بھائی سہیل صاحب، ذیشان، بھائی محمد سلیمان، مولانا حبیب اللہ بن مولانا حافظ امان اللہ تونسوی نے دن رات محنت کی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی محنت کو اپنی بارگاہ میں قبول اور منظور فرمائے۔ اس کانفرنس میں ٹالپی شہر سے حافظ منیر احمد، قاری محمد اشرف خطیب جامع مسجد ختم نبوت ٹالپی سیلانی پٹھان، ماما عبدالمجید نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس سنجر چانگ

۱۹؍اپریل کو مدرسہ خاتم النبیین سنجر چانگ ضلع ٹنڈوالہ یار میں سالانہ جلسہ ہوا، جس میں مولانا عبدالغفور قاسمی آف سجاول، مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی، مولانا سلیم اللہ خان صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، مولانا سید پیر محمد شاہ آف مسکین پور، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد علی صدیقی میر پور خاص، مولانا محمد یوسف نقشبندی، مولانا قاضی احسان احمد و دیگر کئی علماء کرام کا خطاب ہوا۔

مبلغ ختم نبوت کی تبلیغی و جماعتی سرگرمیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد یوسف نقشبندی نے ضلع میر پور خاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی کے ساتھ ضلع بدین کا دورہ کیا۔ ٹنڈو غلام علی شہر کی جامع مسجد جمبڑ نا کہ میں عقیدۂ ختم نبوت اور ردمرزائیت کے موضوع پر جمعہ کے بڑے اجتماع سے خطاب کیا۔ مولانا حافظ محمد زبیر میمن، مولانا عبدالقادر میمن، مولانا عبدالقادر، چوہدری محمد عبداللہ اور حبیب اللہ سے ملاقات کی۔

ماتلی شہر میں مولانا محمد رمضان آزاد سابق مبلغ ختم نبوت، مولانا ثناءاللہ، بھائی اعجاز احمد سنگھانوی اور مولانا محمد رمضان خطیب جامع مسجد نزد ختم نبوت لائبریری، جمعیت علماء اسلام کے مولانا نور محمد، مولانا غلام عباس، مفتی گل حسن سے ملاقات کی اور ماتلی شہر میں مولانا خان محمد پٹھان اور دیگر کئی علماء کرام کا خطاب ہوا۔ نیو دمبالو شہر میں مولانا نور محمد شورو کے ہاں سالانہ جلسے میں خطاب کیا۔ تلہار شہر میں مولانا عبدالرزاق جمال اور مولانا خان محمد جمالی سے ملاقات کی اور دو مسجدوں میں خطاب کیا۔

گولارچی میں مولانا محمد ابراہیم خطیب مسجد مدینہ اور حکیم مولوی محمد عاشق سید حیدر شاہ اور ان کے بیٹے حکیم ڈاکٹر محمد طارق سے ملاقات کی اور جامع مسجد مدینہ میں درس دیا۔ جناب محمد رفیق آرائیں سے ملاقات کی۔ بدین میں مولانا عبدالستار چاوڑہ مدیر مدرسہ بدرالعلوم بھائی عفان، مولانا عبدالحمید خطیب مسجد اتفاق کالونی، مولانا غلام علی خطیب مسجد قطر، مولانا عبدالمالک، مولانا عبدالغفار جمالی مدیر مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات سے ملاقات کی اور جماعتی لٹریچر پیش کیا۔ شادی لارج میں جامع مسجد میں جمعہ کا خطاب کیا اور بھائی محمد طاہر، مولانا عبدالقیوم علی پوری، اور بھائی صفدر سے ملاقات کی۔

قادیانیت، اسلام کے متوازی دین اور ایک سازش ہے: مولانا قاضی احسان احمد

کراچی.... (رپورٹ: مولانا عبدالحی مطمئن) ۲۹؍مئی بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد عثمان لنڈی کوتل چوک ناظم آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے نمازیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی انسان کے پاس عقیدہ سے زیادہ کوئی قیمتی سرمایہ اور اثاثہ نہیں ہے۔ عقیدہ ہر انسان کے جذبات و احساسات کی بنیاد ہے، انسان کا مشکل سے مشکل کام کی انجام دہی پر تیار ہو جانا عقیدہ اور نظریہ ہی کا کمال ہے۔ اسی طرح اسلامی عقائد اعمال صالحہ کی قبولیت کا سبب ہیں، اگر عقائد درست نہیں تو تمام کوششیں بے کار اور تمام مجاہدات و ریاضتیں رائیگاں ہیں۔

عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا انتہائی اہم عقیدہ ہے، قادیانیوں نے اس عقیدہ کو ختم کرنے اور مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے کی ناکام کوشش کی۔ انہیں باخبر رہنا چاہئے کہ ہر مسلمان اس عقیدہ کی تحفظ کے لئے اپنی جان و مال، عزت و آبرو کی بازی لگانے سے ہرگز دریغ نہیں کرے گا اور قادیانی عزائم کو خاک میں ملا دے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

۲۹؍مئی ۲۰۱۱ء بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد بلالؓ نواب کالونی اتحاد ٹاؤن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کے ایمان کی بنیاد اور اساس ہے

اس کا تعلق ایمان کی کمی وزیادتی اور ایمان کے کامل و ناقص ہونے سے نہیں بلکہ عقیدۂ ختم نبوت کے انکار سے تو ایمان سرے سے رہتا ہی نہیں، بلکہ انسان دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے۔ قادیانیت اور اسلام کا اختلاف اصولی اور بنیادی اختلاف ہے، جس طرح جائز و ناجائز، حلال و حرام کا ہوتا ہے۔ قادیانیت اسلام کے بالکل متوازی دین اور ایک نئی سازش کا نام ہے۔ مسلمانوں کو اپنے اردگرد اسلام دشمن قادیانیوں پر کڑی نظر رکھنی چاہئے تاکہ کوئی قادیانی مسلمانوں کے قیمتی اثاثہ ایمان پر ڈاکا نہ ڈال سکے۔ اگر ہم مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ نہیں کریں گے اور اس کے لئے فکرمند نہیں ہوں گے تو کیا کوئی عیسائی یا یہودی اس عقیدہ کا تحفظ کرے گا؟ ہرگز نہیں، بلکہ یہ تو ہر مسلمان کا ایمانی فریضہ ہے۔ تمام مسلمانوں کے لئے فتنۂ قادیانیت اور اس کی سازشوں سے باخبر رہنا انتہائی ضروری ہے۔ قادیانی کمپنی شیزان کی مصنوعات اور دیگر قادیانی اداروں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرکے اپنی غیرت و ایمانی حمیت کا ثبوت دیں۔ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے لئے ان کے فنڈز میں اضافے کا ذریعہ نہ بنیں۔

کراچی... ۲۹ر مئی ۲۰۱۱ء بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد رحمانیہ اتحاد ٹاؤن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ عبدالحی مطمئن نے پشتو زبان میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید میں جس طرح سلسلۂ نبوت کا تفصیلی بیان ہے، اسی طرح عقیدۂ ختم نبوت کا بھی واضح اور تفصیلی ذکر ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سلسلۂ نبوت کا ذکر حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرما کر محمد عربی، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہونے کو کھلے اور واضح الفاظ میں بیان کیا ہے۔ جس میں ابہام وانکار کی کوئی گنجائش نہیں۔ سلسلۂ نبوت کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہونا خود خدا کا فیصلہ ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اگر نبوت کی گنجائش ہوتی تو صحبت نبوی کے فیض یافتہ، آپ کے رنگ میں رنگے ہوئے خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ ہی اس منصب کے زیادہ حقدار اور مستحق تھے، لیکن اوصاف نبوت سے آراستہ ہونے کے باوجود کسی صحابی کا نبوت کے منصب پر فائز نہ ہونا ختم نبوت کی روشن دلیل ہے۔

انہوں نے کہا کہ آج مختلف انداز میں قادیانی مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈال رہے ہیں اور عقیدۂ ختم نبوت سے بغاوت کرکے مرزا قادیانی کے شیطانی لشکر میں شامل کرنے کی سرتوڑ کوشش کررہے ہیں تاکہ اپنے ساتھ ان مسلمانوں کو بھی دوزخ کا ایندھن بناکر دوزخ کی آگ اور بھڑکائیں۔ ان حالات میں ہر مسلمان کا ایمانی فریضہ ہے کہ قادیانیوں کے مکروفریب سے خود بھی بچیں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ان کے دجل وتلبیس سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔

اظہار تعزیت

قصور... گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکریٹری میاں محمد معصوم انصاری کی والدہ ماجدہ انتقال کرگئیں۔ قصور شہر اور قرب و جوار کے احباب کارکنان ختم نبوت، دینی، سیاسی شخصیات نے جنازہ میں شرکت کی۔ مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرزاق مجاہد اور قاری مشتاق احمد رحیمی امیر مجلس ختم نبوت قصور نے مرحومہ کے صاحبزادے سے تعزیت کی اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ قارئین سے بھی درخواست ہے کہ انہیں اپنی دعاؤں میں فراموش نہ فرمائیں۔

ضروری اعلان

اس سال ۷ر شعبان المعظم بمطابق ۹ر جولائی ۲۰۱۱ء سے شروع ہونے والے سالانہ ختم نبوت کورس، مسلم کالونی چناب نگر میں شرکت کے خواہشمند طالب علموں سے گزارش ہے کہ اپنی درخواست داخلہ کے ہمراہ اپنے شناختی کارڈ / اپنے والد کے شناختی کارڈ / اپنے مدرسہ کا تصدیق نامہ کی فوٹو کاپی ضرور منسلک کریں۔

(ادارہ)

وقت کے تقاضوں کی تکمیل...

ہمدرد ایک صدی سے زیادہ سے نہ صرف آپ کے دکھ اور تکلیف میں فرحت و تسکین بخش رہا ہے بلکہ آپ کا ہمدم اور خیر خواہ بھی ہے۔ انسانیت کی خدمت اور پرورش کے لئے نہایت وسیع اقسام کی ہربل اور طبی مصنوعات موجود ہیں، جو صحت بخش ہونے کے ساتھ شفا بخش بھی ہیں۔

ہمدرد اس دور کے تقاضوں کی تکمیل، ترقی یافتہ سائنسی طریقوں کی مدد سے کرنے کے لئے سرگرم کار ہے۔

صحت انسانی کی بقاء اور بیماریوں کے اس سفر کے ساتھ ساتھ "ہمدرد" نے انسان دوست ادارے کی حیثیت سے تعلیم اور ثقافت کے فروغ میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔

SGS ہمدرد SGS

ہمدرد لیبارٹریز (وقف) پاکستان

ISO 9001: 2008 & ISO 22000: 2005 CERTIFIED

Al-Majeed, Hamdard Centre, Nazimabad No. 3, Karachi-74600, Pakistan. Tel: (+9221) 36616001-4, Fax: (+9221) 36611755, Email: headoffice@hamdard.com.pk
Website: www.hamdard.com.pk

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے
مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

30 واں

نامور علماء ومناظرین و
ماہرین فن لیکچر دیں گے
انشاء اللہ

سالانہ ختم نبوۃ کورس

بتاریخ
7 شعبان ۱۴۳۲ھ مطابق 9 جولائی 2011
تا
27 شعبان ۱۴۳۲ھ 29 جولائی 2011

زیر سرپرستی
حکیم العصر محدث دوراں
ولی کامل مخدوم العلماء
حضرت اقدس
شیخ الحدیث
مولانا عبد المجید صاحب لدھیانوی دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

✥ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ✥ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش
خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ✥ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو
اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا۔ ✥ داخلہ کے خواہشمند سادہ
کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ◎ چناب نگر ضلع چنیوٹ
چناب نگر: 047-6212611
ملتان: 061-4783486